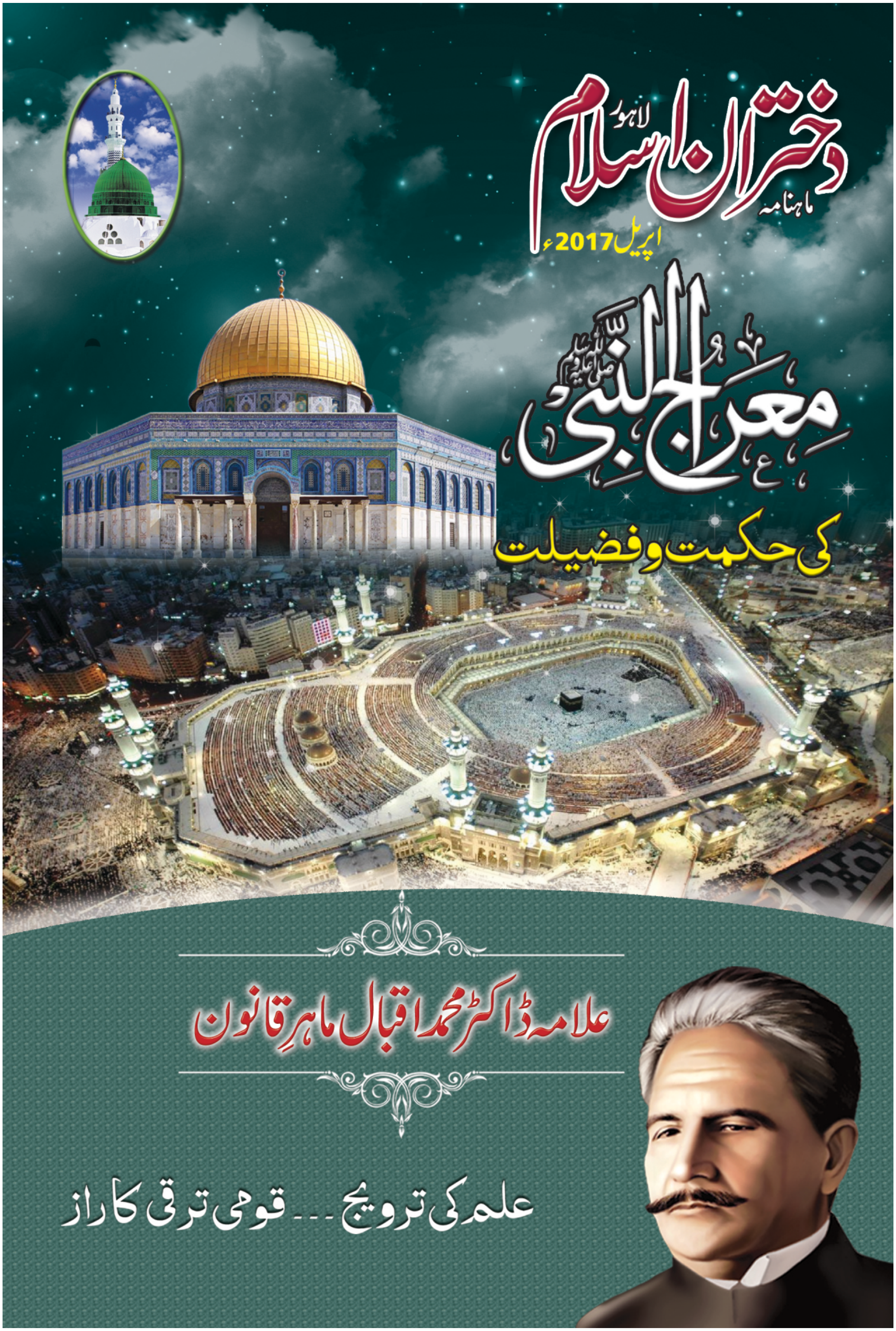
ماہنامہ
دخترانِ اسلام
لاہور
اپریل 2017ء
معراج النبی ﷺ
کی حکمت و فضیلت
علامہ ڈاکٹر محمد اقبال ماہرِ قانون
علم کی ترویج ... قومی ترقی کا راز

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی سالگرہ کے موقع پر محفل سماع و دعائیہ تقریب

صفہ ہال میں منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیراہتمام قائد ڈے کا پروگرام

ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی سالگرہ کے موقع پر کڈز کی سطح پر تقریب

خواتین میں بیداریٔ شعور و آگہی کیلئے کوشاں

ماہنامہ دخترانِ اسلام لاہور

جلد: 24 شمارہ: 4 رجب ۱۴۳۸ھ/ اپریل 2017ء

زیرِ سرپرستی
بیگم رفعت جبین قادری

چیف ایڈیٹر
قرۃ العین فاطمہ

مینجنگ ایڈیٹر
صاحبزادہ محمد حسین آزاد

اسسٹنٹ ایڈیٹرز
نازیہ عبدالستار
ملکہ صبا

ناشر
علامہ محمد معراج الاسلام

کمپیوٹر آپریٹر
محمد اشفاق انجم

ٹائیٹل ڈیزائنر
عبدالسلام

فوٹوگرافی
محمود الاسلام قاضی

کتابت
محمد اکرم قادری

مجلس مشاورت
صاحبزادہ مسکین فیض الرحمن درانی
خرم نواز گنڈاپور
احمد نواز انجم
جی ایم ملک
منظور حسین قادری
سرفراز احمد خان
غلام مرتضیٰ علوی
نوراللہ صدیقی
فرح ناز

ایڈیٹوریل بورڈ
رافعہ علی
عائشہ شبیر
سعدیہ نصراللہ
راضیہ نوید

فہرس

اداریہ ("اشرافیہ" کی بیان بازی اور کمزور طبقات کی حالت زار)		5
ویمن لیگ کی حلف وفاداری کی تقریب سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا خصوصی خطاب	علامہ محمد حسین آزاد	7
معراج النبی کی حکمت و فضیلت	عائشہ بتول	10
علم کی ترویج قومی ترقی کا راز	ڈاکٹر ابوالحسن الازہری	15
ڈاکٹر محمد اقبال بطور ایڈووکیٹ	ظفر علی راجا	18
الفیوضات المحمدیہ		22
گلدستہ	ملکہ صبا	23
تحریک اور ویمن لیگ کی سرگرمیاں		25

ترسیلِ زر کا پتہ: منی آرڈر/چیک/ڈرافٹ بنام حبیب بنک لمیٹڈ منہاج القرآن برانچ اکاؤنٹ نمبر 01970014583203 ماڈل ٹاؤن لاہور

بدلِ اشتراک: آسٹریلیا، کینیڈا، مشرقِ بعید، امریکہ: 15 ڈالر مشرقِ وسطیٰ، جنوب مشرقی ایشیا، یورپ، افریقہ: 12 ڈالر

قیمت فی شمارہ -/35 روپے

سالانہ خریداری -/350 روپے

رابطہ ماہنامہ دخترانِ اسلام 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور
فون نمبرز: 3-042-5169111 فیکس نمبر: 042-5168184
Visit us on: www.minhajsisters.com E-mail:sisters@minhaj.org

﴿فرمان الٰہی﴾

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا٥ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا٥ اِنَّا هَدَيْنٰهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا٥ اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا٥ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا٥ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا٥

(الدھر، ٧٦: ١ تا ٦)

’’بے شک انسان پر زمانے کا ایک ایسا وقت بھی گزر چکا ہے کہ وہ کوئی قابلِ ذکر چیز ہی نہ تھا۔ بے شک ہم نے انسان کو مخلوط نطفہ سے پیدا فرمایا جسے ہم (تولّد تک ایک مرحلہ سے دوسرے مرحلہ کی طرف) پلٹتے اور جانچتے رہتے ہیں، پس ہم نے اسے (ترتیب سے) سننے والا (پھر) دیکھنے والا بنایا ہے۔ بے شک ہم نے اسے (حق و باطل میں تمیز کرنے کے لیے شعور و بصیرت کی) راہ بھی دکھا دی، (اب) خواہ وہ شکرگزار ہو جائے یا ناشکر گزار رہے۔ بے شک ہم نے کافروں کے لیے (پاؤں کی) زنجیریں اور (گردن کے) طوق اور (دوزخ کی) دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔ بے شک مخلص اطاعت گزار (شرابِ طہور کے) ایسے جام پئیں گے جس میں (خوشبو، رنگت اور لذت بڑھانے کے لیے) کافور کی آمیزش ہوگی۔ (کافور جنت کا) ایک چشمہ ہے جس سے (خاص) بندگانِ خدا (یعنی اَولیاء اللہ) پیا کریں گے (اور) جہاں چاہیں گے (دوسروں کو پلانے کے لیے) اسے چھوٹی چھوٹی نہروں کی شکل میں بہا کر (بھی) لے جائیں گے‘‘۔

(ترجمہ عرفان القرآن)

﴿فرمان نبوی ﷺ﴾

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ اللهُ تَعَالٰى: وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ، وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ.

رَوَاهُ مَالِكٌ بِإِسْنَادِهِ الصَّحِيْحِ وَابْنُ حِبَّانَ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میری خاطر محبت کرنے والوں، میری خاطر (میری) محافل سجانے والوں، میری خاطر ایک دوسرے سے ملنے والوں اور میری خاطر خرچ کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہوگئی ہے۔‘‘

(المنہاج السوی من الحدیث النبوی ﷺ، ص ٣٩٠)

حمد باری تعالیٰ

ایک سورج اچھال دے مولا
میری دنیا اجال دے مولا

کوئی صورت نکال دے مولا
میری مشکل کو ٹال دے مولا

میرے پاؤں میں عشق کی بیڑی
اپنے ہاتھوں سے ڈال دے مولا

میں کہ منصور ہوں نہ سرمد ہوں
پھر بھی شوقِ سوال دے مولا

میں بھکاری ہوں ایک جلوے کا
میری حسرت نکال دے مولا

حسن و رنگ و جمال، گویائی
جو بھی دے بے مثال دے مولا

(جاوید اقبال ستار)

نعت رسول مقبول ﷺ

آرزو ہے کہ ترا گنبد خضریٰ دیکھوں
جس طرف آنکھ اٹھے نور برستا دیکھوں

بیٹھنے چین سے دیتی نہیں حسرت دل کی
اب کسی طور ترا نقشِ کفِ پا دیکھوں

اس قدر آج میرے دل میں اجالا کردے
میں بہ تاحدِ نظر تیرا سراپا دیکھوں

مجھ پہ یوں تیرا کرم ہو شہؐ مکی مدنی
ظلمت شب میں عیاں تیرا اجالا دیکھوں

اک کرم اور مرے حال پہ یارب کردے
موت آئے تو رخِ سیّدِ والا دیکھوں

غیر کی یاد سے یوں مجھ کو تو کردے آزاد
دل میں دیکھوں تو فقط تیری تمنا دیکھوں

قطب جب خاکِ مدینہ ہے ہر اک غم کا علاج
کیا غرض ہے کہ کوئی اور مسیحا دیکھوں

(خواجہ غلام قطب الدین فریدی)

خواب

فرمودات علامہ اقبالؒ

وجودِ زن سے ہے تصویر کائنات میں رنگ
اسی کے ساز سے ہے زندگی کا سوزِ دروں
شرف میں بڑھ کے ثریا سے مشتِ خاک اس کی
کہ ہر شرف ہے اِسی درج کا درِ مکنوں
مکالماتِ فلاطوں نہ لکھ سکی لیکن
اسی کے شعلے سے ٹوٹا شرارِ افلاطوں

(کلیاتِ اقبال: ضربِ کلیم، ص964)

تعبیر

ارشاداتِ قائد اعظمؒ

قوم کی تعمیر اور اسے متحد رکھنے کا کام بڑا کٹھن ہوتا ہے۔ قوم کی تعمیر اور اس کے استحکام کے عظیم کٹھن کام کے سلسلے میں خواتین کو انتہائی اہم کردار ادا کرنا ہے۔ خواتین قوم کے نوجوانوں کے کردار کی اولین معمار ہوتی ہیں جو مملکت کے لئے ریڑھ کی ہڈی رکھتے ہیں۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ حصول پاکستان کی طویل جدوجہد میں مسلمان خواتین اپنے مردوں کے پیچھے مضبوطی سے ڈٹی رہی ہیں۔ تعمیر پاکستان کی اس سے بھی سخت اور بڑی جدوجہد میں جس کا اب ہمیں سامنا ہے یہ نہ کہا جائے کہ پاکستان کی خواتین پیچھے رہ گئیں یا اپنا فرض ادا کرنے سے قاصر رہیں۔

(28 مارچ 1948ء کو ریڈیو پاکستان ڈھاکہ سے خواتین سے خطاب)

اگر ایک شخص نے کہا کہ وہ بدکار ہے۔ اب بدکاری کرتے ہوئے اس نے آنکھوں سے دیکھا تو نہیں ہوگا۔ اسی طرح آپ کسی کے بارے میں کہہ دیں کہ وہ بڑا گناہگار ہے اور اسے آپ نے گناہ کرتے ہوئے دیکھا نہ ہو بلکہ کسی سے سنا ہو تو یہ بات یاد رکھ لیں کہ صرف دو ہستیوں سے سننے میں غلطی نہیں ہوسکتی۔ ایک اللہ تعالیٰ سے سنیں دوسرا رسول اکرم ﷺ سے سنیں باقی ہر بشر اپنی Assessment میں غلط ہوسکتا ہے تو آپ نے جب ایسا کلمہ بولا جو کسی نے سنا تھا خدا جانے اس نے آگے کسی سے سنا تھا اور بات چلتے چلتے آپ تک پہنچی۔ اب وہ بات کتنی سچی تھی اور کتنی جھوٹی تھی اس کی خبر نہیں۔ پھر آپ سے قبر میں اس کے بارے میں سوال بھی نہیں ہوتا کہ فلاں بدکار تھا یا نہیں تھا۔ فلاں گناہ گار تھا یا نہیں۔ منافق تھا یا نہیں؟ آپ سے صرف یہ پوچھا جائے گا کہ تو رب کو جانتی ہے؟ اپنے دین کو جانتی ہے؟ اپنے رسولؐ کو پہچانتی ہے؟ لہذا جو نیک اعمال کر گیا ہوگا صرف اس کو توفیق ہوگی کہ وہ صحیح جواب دے سکے۔

(خطاب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ العالی، بعنوان غیبت اور چغلی سے اجتناب، ماہنامہ دختران اسلام، ستمبر 2016ء)

تکمیل

افکارِ شیخ الاسلام مدظلہ

''اشرافیہ'' کی بیان بازی اور کمزور طبقات کی حالت زار

موجودہ حکمران پاکستان کی اشرافیہ کی شناخت، تعارف اور اشرافیہ کے کلچر کے پروموٹرز اور سپورٹرز ہیں ''اشرافیہ'' کی حکومت نے اپنے حالیہ عہد اقتدار میں قومی وسائل انسانی فلاح و بہبود پر خرچ کرنے کی بجائے فینسی منصوبوں پر بے دردی سے اڑائے اور نتیجتاً عام آدمی جن میں خواتین، بچے، بوڑھے، پنشنرز ،بطور خاص شامل ہیں سماجی اور معاشی اعتبار سے دن بدن مسائل کی دلدل میں اترتے چلے جارہے ہیں۔ آج کل پنجاب کی حکمران اشرافیہ ''اشرافیہ'' کے خلاف بیان بازی کر کے عوام اور میڈیا کی توجہ حاصل کرنے کی کوشش میں ہے،شاید اس بیان بازی کی وجہ سسٹم کا چل چلاؤ ہے یا پھر آئندہ انتخابات کی آمد آمد ہے۔ ''اشرافیہ'' کہہ رہی ہے اگر غریب عوام کے ساتھ زیادتیوں کا سلسلہ جاری رہا تو غریب سب کچھ بہا لے جائے گا، اشرافیہ کی پہچان موجودہ حکمران جو ماڈل ٹاؤن میں دو خواتین سمیت 14 افراد کو قتل کیے جانے کی ایف آئی آر کے نامزد ملزم بھی ہیں پنجاب میں ان کے حالیہ مسلسل 8 سالہ دور اقتدار میں سوسائٹی کے کمزور طبقات زیر عتاب ہیں، بالخصوص خواتین کے ساتھ امتیازی برتاؤ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے، خواتین کو آئینی، سیاسی کردار کی ادائیگی میں سب سے زیادہ پنجاب میں رکاوٹوں کو سامنا ہے۔ 2013ء کے عام انتخابات اور 2016ء کے بلدیاتی انتخابات میں پنجاب سے تعلق رکھنے والی 67 لاکھ بالغ خواتین ووٹر فہرستوں میں اندراج نہ ہونے کے باعث ووٹ کا حق استعمال نہ کر سکیں، اس پر اشرافیہ کی حکومت نے تشویش کا ایک لفظ اپنی زبان سے ادا نہیں کیا، پنجاب کی مقتدر اشرافیہ نے بلدیاتی اداروں میں خواتین کی نمائندگی کو 33 فیصد سے کم کر دیا، ہر سال 28 فیصد خواتین تشدد کا نشانہ بنتی ہیں، 44 فیصد خواتین گھریلو تشدد کا شکار ہیں ،تشدد کے 74 فیصد واقعات پنجاب میں ہوتے ہیں اور اشرافیہ کے تربیت یافتہ ادارے خواتین کے خلاف تشدد کی روک تھام میں مکمل طور پر لاتعلق ہیں۔ ہر سال ایک ہزار خواتین کو غیرت کے نام پر قتل کر دیا جاتا ہے، اس تعداد کے 60 فیصد کا تعلق پنجاب سے ہے۔ موجودہ حکومت کے ابتدائی 3 سالوں میں خواتین سے زیادتی کے واقعات میں 59 فیصد، تیزاب پھینکنے کے واقعات میں 51 فیصد، غیرت کے نام پر قتل کے واقعات میں 47 فیصد اور خواتین میں خودکشی کے رجحان میں 40 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ رواں سال جنوری میں سینیٹ آف پاکستان میں خواتین کی حالت زار پر قومی کمیشن کی سالانہ رپورٹ پیش کی گئی جس میں یہ انکشاف کیا گیا کہ 44 فیصد خواتین تشدد کا شکار ہیں، 22 فیصد ورکنگ ویمن کسی نہ کسی سطح کے استحصال سے دو چار ہیں، وزیراعلیٰ پنجاب آئے روز اشرافیہ کے خلاف بیان داغتے ہیں، نہ جانے ان کے قریب اشرافیہ سے کیا مراد ہے؟ مرکز میں ان کے بڑے بھائی پورے لاؤ لشکر اور جاہ و جلال کے ساتھ برسراقتدار ہیں اور پاکستان کے سب سے بڑے صوبہ پنجاب میں وہ خود حکمران ہیں اور یہ ایک خاندان 3 دہائیوں سے 65 فیصد پاکستان پر بلا شرکت غیرے سیاہ وسفید کا مالک چلا آرہا ہے مگر سوسائٹی کے کمزور طبقات کی حالت زار میں کوئی مثبت تبدیلی نہ آسکی، خواتین سمیت سوسائٹی کے کمزور طبقات کو تعلیم، صحت، انصاف کے حوالے سے آئینی انسانی حقوق نہیں

ملے؟ اگر ہم تعلیم کے شعبے کی حالت زار کا ذکر کریں تو اس وقت 2 کروڑ 20 لاکھ بچے سکولوں سے باہر ہیں ،انہیں تعلیم دینے کیلئے حکومت کے پاس مطلوبہ تعداد میں تعلیمی ادارے ہیں نہ اساتذہ نہ فنڈز، 21 فیصد سکولوں میں صرف ایک استاد تعینات ہے، 14 فیصد سکول صرف ایک کمرے پر مشتمل ہیں، صوبہ کے مختلف کالجز میں 7 ہزار لیکچررز کی اسامیاں خالی پڑی ہیں، جنوبی پنجاب میں سینکڑوں سکولوں کی بچیاں بغیر چھت کے تعلیم حاصل کررہی ہیں، آئین کہتا ہے 5 سے 16 سال کی عمر کے ہر بچے اور بچی کو بنیادی تعلیم فراہم کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے مگر اشرافیہ کے مقتدر نمائندوں کو آئین کا یہ آرٹیکل نظر نہیں آتا۔ اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کی 2015ء کی رپورٹ کے مطابق جو پنجاب اسمبلی میں پیش کی گئی تھی، اس رپورٹ نے اشرافیہ کے چہروں سے پردے اٹھائے ہیں، یہ رپورٹ 833 صفحات پر مشتمل ہے، رپورٹ میں بتایا گیا کہ پنجاب اسمبلی نے تعلیم کے لیے 27 ارب کا ترقیاتی بجٹ منظور کیا لیکن حکومت نے 55 فیصد کٹوتی کر دی جبکہ دوسری طرف امراء کے بچوں کو تعلیم دینے والے سکول لارنس کالج، گھوڑا گلی، صادق پبلک سکول کی سالانہ گرانٹ میں 100 فیصد اضافہ کر دیا گیا یعنی انہیں 2 ارب سے زائد کی گرانٹ دی گئی مگر ایسی کوئی گرانٹ راجن پور، مظفرگڑھ کے سکولوں کو نہیں ملتی۔ اگر ہم صحت کے شعبہ کی بات کریں تو دوائیوں، ہسپتالوں کے فنڈز، یہاں تک کے قبرستانوں کے فنڈز بھی میٹرو بس منصوبے پر لگتے نظر آتے ہیں۔ پنجاب میں 40 فیصد (2500) ہیلتھ سنٹرز نان فنکشنل ہیں، 316 رورل ہیلتھ سنٹرز Missing Ficilities کا شکار ہیں، پاکستان کے 80 فیصد لوگ جن میں خواتین اور بچے شامل ہیں پینے کے صاف پانی سے محروم ہیں، اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب کی مذکورہ رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ 2015ء میں پنجاب کے ضلعی و تحصیل ہسپتالوں کیلئے ایک ارب 49 کروڑ کا خصوصی بجٹ منظور کیا گیا تھا اس مد میں سے ہسپتالوں کو ایک روپیہ بھی جاری نہیں کیا گیا جبکہ دوسری طرف وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ نے مختص شدہ رقم میں سے 100 فیصد زائد اخراجات کیے، صحت کے بجٹ میں 16 فیصد، سرکاری سکولوں کے بجٹ میں 55 فیصد کٹوتی کی گئی، غریب کے درد میں مبتلا وزیراعلیٰ پنجاب ان حقائق کا بھی جواب دیں، ان کے پاس اورنج ٹرین اور میٹرو بسوں کیلئے وافر فنڈز ہیں تو تعلیم اور صحت کی سہولتوں کی فراہمی کیلئے کیوں نہیں؟ مذکورہ رپورٹ میں یہ انکشاف بھی شامل ہے کہ وزیراعلیٰ ہاؤس پر ہر سال 25 سے 29 کروڑ روپے خرچ ہوتے ہیں اس کے باوجود وزیراعلیٰ خود کو خادم کہتے ہیں، ہر سال 29 کروڑ روپے خرچ کرنے والے دنیا کے اس مہنگے ترین خادم کا نام گنیز بک آف ورلڈ ریکارڈ میں درج ہونا چاہیے، اگر ہم انصاف کی بات کریں تو گزشتہ ماہ لاء اینڈ جسٹس کمیشن کی طرف سے جاری ہونے والی ایک رپورٹ میں بتایا گیا کہ اس وقت پاکستان میں 19 لاکھ مقدمات التواء کا شکار ہیں۔ سپریم کورٹ میں 31 ہزار، لاہور ہائیکورٹ میں ڈیڑھ لاکھ، ضلعی عدالتوں میں 13 لاکھ کے لگ بھگ مقدمات التواء کا شکار ہیں، ظلم اور ناانصافی کا سب سے بڑا کیس سانحہ ماڈل ٹاؤن 32 ماہ سے التواء کا شکار ہے اور شہدائے ماڈل ٹاؤن انصاف کے منتظر ہیں جن میں دو شہید خواتین تنزیلہ امجد اور شازیہ مرتضیٰ کے لواحقین اور بچے بھی انصاف کے منتظر ہیں، سپریم کورٹ کے ایک سینئر ترین جج کا کہنا ہے کہ مقدمات میں التواء کے ذمہ دار حکمران یعنی اشرافیہ ہیں کیونکہ مطلوبہ تعداد میں ججز اور فنڈز دینا مقتدر اشرافیہ کی ذمہ داری ہے، مقتدر اشرافیہ بیان بازی کی بجائے کبھی آئینے کے سامنے کھڑی ہو۔

تحریک منہاج القرآن ۔۔۔ غلبہ حق اور تجدید دین کی تحریک

منہاج القرآن ویمن لیگ کی تقریب حلف وفاداری سے
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا خصوصی خطاب

(آخری قسط)

ترتیب وتدوین: صاحبزادہ محمد حسین آزاد / معاونت: نازیہ عبدالستار

ابھی جب میں جارڈن گیا تو وہاں عالم عرب کے علماء بھی تھے وہاں موضوع گفتگو تھا حضور علیہ السلام کی سنت کی حجیت، قرآن کے برابر ہے۔ اس پر میں نے گفتگو کی۔ سوال و جواب کا سیشن شروع ہوا میں نماز کے لئے جانے لگا تو کچھ لوگ میرے موضوع پر بات کررہے تھے۔ پورے ہال میں لوگ ہمارے عقیدے کے تھے مگر دیگر عرب علماء میں وہ علمی مضبوطی اور جرات نہیں تھی کہ ان کا جواب دے سکتے۔ سب سر نیچے کرکے بیٹھے تھے۔ میں پلٹ کر آیا اور ان کو جواب دیا اور بالکل ساکت اور سامت کرنے کے بعد واپس گیا۔ پھر مجھے تین دن کانفرنس کے لوگ ملتے رہے اور اپنے جذبات کا اظہار کرتے رہے۔ دیو بند جمعیت علماء ہند کے سربراہ آئے ہوئے تھے۔ وہ بھی مجھ سے اپنی عقیدت مندی کا اظہار کرتے رہے اور دارالعلوم دیو بند کے وزٹ کی دعوت بھی دی۔

مقصد بات کا یہ ہے کہ کام کے کتنے گوشے ہیں۔ جن میں سب پر بات نہیں ہوسکتی۔ End کی طرف آرہا ہوں کہ ہم نے اس فرسودہ نظام کی تبدیلی اور بیداری شعور کی آواز بلند کی۔ پھر کارکنوں نے عظیم قربانی دی اور جو سترہ جون کو انہوں نے کر دکھایا اس کی مثال نہیں ملتی۔ کسی ایک کارکن کو گولی پشت پر نہیں لگی بلکہ سب کو سینے پر لگی۔ پھر ان کا اسلام آباد جانا، 14 دن کے محاصرے میں گولیاں چلیں، لاشیں گریں پھر شہادتیں ہوئیں۔ دن اور رات 24,24 گھنٹے جنگ لڑتے رہے مگر ایک شخص نہیں بھاگا۔

اب بڑی خاص بات کہہ رہا ہوں کہ کارکنوں کو Moderate بھی رکھنا اور اتنا Committed بھی رکھنا یہ دنیا میں ممکن نہیں ہے۔ ہاں بندے اگر انتہاء پسند ہوجائیں جیسے دہشت گرد ہوتے ہیں وہ بم باندھ کے

خودکش حملہ کر کے مرجاتے ہیں لہذا یا تو انتہاء پسند کر دیں اور ان کا Brain wash کر دیں اور عقل ان کی کھوپڑی سے نکال دیں اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت نکال دیں، پاگل بنادیں اور دھت کر دیں پھر ان سے جو کام چاہیں لے لیں۔ یہ آسان کام ہے مگر دنیا کا مشکل ترین کام یہ ہے کہ عقل کو آباد رکھ کر Moderate vision دے کر گولیاں کھانے کے قابل بنانا۔ یہ دو مشرق ومغرب کی انتہائیں ہیں میں نے کبھی اکٹھے نہیں دیکھیں کہ ادھر گولیاں چل رہی ہیں ادھر ہاتھ باندھ کر کنٹینروں کی حفاظت کر رہے ہیں اور ساری رات گولیوں کا مقابلہ کر رہے ہیں اور کوئی بھی اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں رہا۔ پھر زہریلی گیس کی وجہ سے آنکھوں سے آنسو رواں ہیں۔ کھانسی ہورہی ہے، سانس گھٹ رہے ہیں مگر میدان چھوڑ کر کوئی نہیں بھاگ رہا۔ لہذا ادھر لاشیں گرگئی ہیں بھاگا کوئی نہیں۔ ادھر گولیاں چل رہی ہیں اپنی جگہ سے ہٹا کوئی نہیں۔ یہ Commitment دینا اور ادھر عقل کو برقرار رکھ کر Moderate رکھنا، اعتدال بھی رکھنا، فکر بھی قائم رکھنا، عقل بھی قائم رکھنا، قربانیوں کے لئے جرات بھی دینا ان دو چیزوں کا احیاء وتجدید ایسی ہے جو صدیوں میں کبھی نہیں ہوئی تھی۔

یہ وہ Character پیدا ہوا ہے کہ آج ہر وہ شخص جو آپ سے لاکھ اختلاف کرتا ہے۔ دوست ہو یا دشمن، اپنا ہو یا پرایا ہر کوئی ٹی وی چینل پر بیٹھ کر اس کا اقرار کرتا ہے اور ہمارے کارکنوں کی جرات کو سلام کرتا ہے۔ لہذا جو آپ کو نہیں مانتا وہ بھی یہ بات مانتا ہے۔

یہ میں نے آپ کو کم وبیش دس Aspect بیان کر دیئے اور بھی بے شمار گوشے ہیں جن میں سے چند ایک چیزیں آپ کو بتائیں اور یہ اس لئے کہ آپ چند صدیوں کا ریکارڈ چیک کرلیں۔ اس کو سامنے رکھ لیں اور پھر اپنے 35 سال کے نتائج کا تقابل کرلیں اگر آپ کسی صدی کے کام سے پیچھے رہ جائیں تو میں آپ کو کہتا ہوں کہ منہاج القرآن کی رفاقت چھوڑ دیں۔

اللہ رب العزت نے جو کام آپ سے لینا تھا لے لیا۔ بڑا انعام کر دیا مگر ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ ہم اپنے کام کو جاری رکھیں گے مگر بتا یہ رہا تھا یہ ایسی تجدید دین ہوگئی ہے کہ صدیوں تک زمانے آپ سے نور اور فیض لیتے رہیں گے۔ اس لئے کہ اس تحریک کو ہم نے آخری منزلوں تک پہنچانا، شمع سے شمع جلانا، اگلے زمانوں کو روشن کرنا اور اگلی نسلوں کو منتقل کرنا ہے۔

آخر میں منہاج القرآن ویمن لیگ کو لاکھ بار بھی مبارکباد دوں تو کم ہے اور اس پوری تحریک میں آپ

یقین جانئے پہلا Chapter ہوگا اور یہ سونے کا سہرا ہوگا۔ اس میں کوئی شک نہیں میں تو کبھی نہیں بھولتا ان بیٹیوں کی جرات اور استقامت کو جب وہ لوگ Long March میں کنٹینرز کو کرین سے اغواء کر کے لے جا رہے تھے۔ اس وقت بھی پہلی جو حفاظت کی روتھی اور دفاعی دستہ تھا وہ میری بیٹیوں کا تھا۔ یقین جانئے میرا دل خوش ہوگیا۔

منہاج القرآن ویمن لیگ اور میری بیٹیاں اور میری بہنیں اس تجدید دین، احیاء دین اور غلبہ حق کی تحریک میں جس کا فیض صدیوں تک ان شاء اللہ تعالیٰ جانا ہے کے ماتھے کا جھومر بن چکی ہیں۔ ویمن لیگ کو اللہ برکت دے اور آپ سب کو سلامت رکھے۔

☆☆☆☆☆

انا للہ وانا الیہ راجعون

گذشتہ دنوں اسسٹنٹ ایڈیٹر مجلّہ دخترانِ اسلام محترمہ ملکہ صبا کے شوہر محترم ماجد رحمٰن اچانک ہارٹ اٹیک کی وجہ سے بقضائے الٰہی وفات پا گئے جن کے جنازے میں مینیجنگ ایڈیٹر مجلّہ دخترانِ اسلام صاحبزادہ محمد حسین آزاد الازہری نے شرکت کی اور مرحوم کی بخشش و مغفرت کے لئے خصوصی دعا کی۔ بعد ازاں منہاج القرآن ویمن لیگ کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے بھی مرحوم کے گھر جا کر ان کی فیملی سے اظہار تعزیت کیا۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریقِ رحمت فرمائے اور محترمہ ملکہ صبا کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

تعزیت

مسز حاجی منشاد مرحومہ والدہ کرن منشاد، ہمشیرہ محترمہ شمیم نیازی مرحومہ نورین نیازی قضائے الٰہی سے وفات پا گئی ہیں۔ سابق صدر اسلام آباد ویمن لیگ محترمہ روبینہ سہیل کے والد محترم قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں۔ ان تمام رفقاء کے اس گہرے دکھ پر منہاج القرآن ویمن لیگ تہہ دل سے ان کے درجات میں بلندی کے لئے دعا گو ہے اور ان مرحومین کا نام گوشہ درود میں دعا کے لئے بھی درج کروادیا گیا ہے۔

معراج النبی ﷺ کی حکمت و فضیلت

عائشہ بتول

معراج النبی ﷺ کا معنی و مفہوم

عربی لغت میں ''معراج'' ایک وسیلہ ہے جس کی مدد سے بلندی کی طرف چڑھا جائے اسی لحاظ سے سیڑھی کو بھی ''معراج'' کہا جاتا ہے۔ (ابن منظور، لسان العرب، ج۲، ص۳۲۲)

روایات اور تفسیر میں حضور نبی اکرم ﷺ کا مکہ سے بیت المقدس اور بیت المقدس سے آسمان کی طرف اور پھر اپنے وطن لوٹ آنے کے جسمانی سفر کو معراج کہا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں سورۃ اسریٰ کی پہلی آیت میں اس کی وضاحت کی گئی۔

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ. (بنی اسرائیل، ۱۷ : ۱)

''وہ ذات (ہر نقص اور کمزوری سے) پاک ہے جو رات کے تھوڑے سے حصہ میں اپنے (محبوب اور مقرّب) بندے کو مسجدِ حرام سے (اس) مسجدِ اقصیٰ تک لے گئی جس کے گرد و نواح کو ہم نے بابرکت بنا دیا ہے تاکہ ہم اس (بندۂ کامل) کو اپنی نشانیاں دکھائیں، بے شک وہی خوب سننے والا خوب دیکھنے والا ہے''۔

آپ ﷺ کی یہ مسافت خدا کی نشانیاں دیکھنے کا پیش خیمہ بنی مذکورہ آیت میں معراج النبی ﷺ کے پہلے مرحلے کا ذکر کیا گیا ہے جبکہ اس سفر کے دوسرے مرحلے کی عکاسی سورہ نجم کی ابتدائی آیات میں اس طرح کی گئی۔

وَالنَّجۡمِ اِذَا ہَوٰی. مَا ضَلَّ صَاحِبُکُمۡ وَمَا غَوٰی. (النجم، ۵۳ : ۱، ۲)

''قسم ہے روشن ستارے (محمد ﷺ) کی جب وہ (چشم زدن میں شبِ معراج اوپر جا کر) نیچے اترے۔ تمہیں (اپنی) صحبت سے نوازنے والے (رسول ﷺ جنہوں نے تمہیں اپنا صحابی بنایا) نہ (کبھی) راہ بھولے اور نہ (کبھی) راہ سے بھٹکے''۔

اس کے ساتھ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ معراج کیوں کروائی گئی؟ اس سلسلے میں معراج کی حکمتیں درج ذیل ہیں۔

معراج النبی ﷺ کی حکمتیں

ارباب فکر نے سفر معراج کی کچھ حکمتیں بیان فرمائی ہیں مگر حقیقت حال اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ان حکمتوں سے دلجوئی محبوب سے لے کر عظمت مصطفیٰ ﷺ تک منشائے ایزدی کے کئی پہلو انسانی زندگی پر واہ ہوتے ہیں۔

۱۔ پہلی حکمت: معراج کی پہلی حکمت یہ ہے کہ اعلان نبوت کے بعد کفار مکہ نے آپ ﷺ پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ دیئے۔ معاشرتی سطح پر آپ ﷺ کا اور آپ ﷺ کے خاندان کا بائیکاٹ کردیا جس کی بناء پر آپ ﷺ کو انتہائی کرب سے گزرنا پڑا۔ بائیکاٹ کے بعد آپ ﷺ کے چچا اور آپ ﷺ کی محبوب بیوی حضرت خدیجہؓ خالق حقیقی سے جا ملیں چنانچہ ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ اپنے پاس بلا کر سارے غم، دکھ اور پریشانیاں دور کردی جائیں اور اپنا دیدار کروایا جائے۔ جب محبوب حقیقی کا چہرہ سامنے ہوگا تو سارے غم و تکالیف اور مصیبتیں کافور ہوجائیں گی۔ گویا اللہ رب العزت معراج پر بلا کر اپنے پیارے محبوب علیہ الصلوۃ والسلام کی دلجوئی کرنا چاہتے تھے کہ اگرچہ دنیا میں یہ کافر تمہیں تنگ کرتے ہیں اور مصائب و آلام اور آزمائشیں آپ ﷺ پر آتی ہیں مگر آپ ﷺ گھبرایا نہ کریں کیونکہ ہماری پیار بھری آنکھیں آپ کو تکتی رہتی ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاصْبِرْ لِحُکْمِ رَبِّکَ فَاِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا ۔ (الطور، ۵۲:۴۸)

''اور (اے حبیبِ مکرّم! اِن کی باتوں سے غمزدہ نہ ہوں) آپ اپنے رب کے حکم کی خاطر صبر جاری رکھیے۔ بے شک آپ (ہر وقت) ہماری آنکھوں کے سامنے (رہتے) ہیں''۔

۲۔ دوسری حکمت: عرش پر بلا کر اللہ رب العزت نے اپنے حبیب کبریا ﷺ کو اپنا دیدار کرایا اور امت کی بخشش کی نوید سنائی اور 50 نمازوں کا تحفہ بھی شب معراج کو عطا کیا اور فرمایا: ''محبوب تیری امت دن میں پانچ نمازیں ادا کرے گی مگر اس کو ثواب پچاس نمازوں کا عطا کروں گا''۔

۳۔ تیسری حکمت: معراج النبی ﷺ کے روز بہت سے واقعات پیش آئے جس کی بشارت حضور نبی اکرم ﷺ کے علاوہ عیسائی پیشواؤں نے بھی دی جن کا تذکرہ درج ذیل ہے:

بیت المقدس میں امامت انبیاء علیہم السلام

عیسائی پیشوا جو مسجد اقصیٰ کا بہت بڑا پادری تھا اس نے کہا میری عادت تھی کہ میں ہر روز رات کو سونے سے پہلے مسجد کے تمام دروازے بند کردیا کرتا تھا۔ اس رات میں نے تمام دروازے بند کردیے لیکن انتہائی کوشش کے باوجود ایک دروازہ بند نہ ہوسکا۔ میں نے اپنے کارندوں اور تمام حاضرین سے مدد لی۔ سب نے پورا زور لگایا مگر دروازہ نہ ہلا۔ بالآخر میں نے ترکھانوں کو بلایا تو انہوں نے اسے دیکھ کر کہا کہ اوپر کی عمارت نیچے آگئی ہے۔

اب رات میں کچھ نہیں ہوسکتا۔ صبح دیکھیں گے۔ لہذا ہم دروازے کے دونوں کواڑ کھلے چھوڑ کر واپس چلے گئے۔ صبح ہوتے ہی میں وہاں آیا تو دیکھا کہ دروازہ بالکل ٹھیک ہے۔ مسجد کے پتھر پر سوراخ ہے اور سواری کے جانور باندھنے کا نشان اس میں نظر آرہا ہے۔ یہ منظر دیکھ کر میں سمجھا کہ آج رات انتہائی کوشش کے باوجود دروازہ کا بند نہ ہونا اور پتھر میں سوراخ کا پایا جانا اس سوراخ میں جانور باندھنے کا نشان موجود ہونا حکمت سے خالی نہیں۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آج رات اس دروازے کا کھلا رہنا صرف نبی معظم ﷺ کے لئے تھا یقیناً اس نبی معظم ﷺ نے ہماری اس مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھی۔ (تفسیر ابن کثیر، جلد۳، ص۶۴)

معراج النبی ﷺ کی شہادتیں

۱۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے شب معراج کے واقعات کا تذکرہ کیا تو کفار مکہ نے مختلف سوالات کرکے شہادتیں طلب کیں تو رسول اللہ ﷺ نے کفار کے سامنے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ میں فلاں بن فلاں کے قافلہ پر بھی گزرا۔ ان کا ایک اونٹ میری وجہ سے بدک کر بھاگا اور وہ دونوں سوار گر پڑے۔ ان میں فلاں شخص کا ہاتھ ٹوٹ گیا جب وہ آئیں تو ان سے دریافت کرلینا۔

۲۔ کفار مکہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے ایک قافلہ کی بابت پوچھا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں اس قافلہ پر مقام تنعیم پر گزرا ہوں، کفار قریش نے کہا کہ وہ قافلہ کیا چیزیں لاد کر لے جارہا تھا۔ اس کی ہیئت کیا ہے اور ان میں کون کون لوگ ہیں؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس قافلہ کی ہیئت کی وضاحت فرمائی کہ اس قافلہ کے آگے بھورے رنگ کا اونٹ ہے اس پر دھاری دار دو بوریاں لدی ہوئی ہیں اور سورج نکلتے ہی وہ قافلہ پہنچ جائے گا۔

۳۔ کفار کدیٰ پہاڑ پر آبیٹھے اور انتظار کرنے لگے کہ سورج نکلتے ہی ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی تکذیب کریں گے۔ ان میں سے ایک آدمی بولا! خدا کی قسم! سورج نکل آیا۔ دوسری طرف ان کے ہی ایک آدمی نے کہا: وہ دیکھو قافلہ بھی آگیا۔ اس کے آگے بھورے رنگ کا اونٹ ہے۔ لہذا بالکل اسی طرح تھا جیسا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا لیکن اس کے باوجود کفار ایمان نہ لائے۔

معراج کی حکمتیں اور اس کے عملی شواہد کے بعد اس کے فضائل کا تذکرہ کرتے ہیں۔

رجب المرجب کی فضیلت

اسلامی تاریخ کا ساتواں مہینہ رجب المرجب ہے۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ رجب ترجیب سے ماخوذ ہے۔ ترجیب کے معنی تعظیم کے ہیں۔ اہل عرب اس کو اللہ کا مہینہ کہتے تھے اور اس کی تعظیم بجا لاتے تھے۔

رجب المرجب کے اہم واقعات

رجب کی پہلی تاریخ کو سیدنا نوح علیہ السلام کشتی پر سوار ہوئے۔ چار تاریخ کو جنگ صفین کا واقعہ پیش

آیا۔ ستائیسویں شب کو محبوب کبریا ﷺ جسمانی معراج کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ اٹھائیسویں تاریخ کو حضور ﷺ کو مبعوث فرمایا گیا۔ (عجائب المخلوقات، ص ۴۵)

رجب کی ستائیسویں شب کی فضیلت

رجب میں ایک رات ہے کہ اس میں نیک عمل کرنے والوں کو سو برس کی نیکیوں کا ثواب ہے اور وہ رجب کی ستائیسویں شب ہے جو اس میں بارہ رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور کوئی سی ایک سورت اور ہر دو رکعت پر التحیات پڑھے اور بارہ رکعتیں پوری ہونے پر 100 مرتبہ سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر، استغفار سو بار، درود شریف سو بار پڑھے اور پھر دنیا و آخرت سے جس چیز کی چاہے دعا مانگے اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کی سب دعائیں قبول فرمائے گا۔ سوائے اس دعا کے جو گناہ کے لئے ہو۔ (شعب الایمان، ج ۳، ص ۳۸۴، حدیث ۳۸۱۲)

رجب کے نوافل

رجب کی ستائیسویں شب کو دو رکعت نفل اس طرح پڑھیں کہ الحمدللہ کے بعد قل ھواللہ احد اکیس مرتبہ پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد دس مرتبہ درود شریف پڑھیں اور پھر کہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِمُشَاھَدَۃِ اَسْرَارِ الْمُحِبِّیْنَ وَبِالْخَلْوَۃِ الَّتِیْ خَصَّصْتَ بِھَا سَیِّدَالْمُرْسَلِیْنَ حِیْنَ اَسْرَیْتَ بِہٖ لَیْلَۃِ السَّابِعِ وَالْعِشْرِیْنَ اَنْ تَرْحَمْ قَلْبِیَ الْحَزِیْنَ وَتُجِیْبُ دَعْوَتِیْ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ.

تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا۔ (نزہۃ المجالس، ج ۱، ص ۱۳۰)

رجب کا خصوصی وظیفہ

روزانہ ۱۲۰۰ مرتبہ اللہ الصمد پڑھنا چاہیے۔

اِنتباہ! یہ بات مرکز کے نوٹس میں آئی ہے کہ تحریک منہاج القرآن کے تنظیمی اور ذیلی فورمز کے بعض عہدیدار اور کارکنان گوادر اور دیگر **ہاؤسنگ سوسائیٹیز** میں پلاٹوں کی خرید و فروخت کا کاروبار کر رہے ہیں۔ یہ ان احباب کا ذاتی کاروبار ہے اور تحریک منہاج القرآن کا ان کے کاروبار سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

نیز مجلّہ منہاج القرآن میں آنے والے جملہ پرائیویٹ اشتہار خلوص نیت سے شائع کئے جاتے ہیں، ادارہ کی کسی کاروبار میں شراکت نہیں ہے۔ لہذا احباب اپنے لین دین/نفع نقصان کے خود ذمہ دار ہوں گے اور کسی کو بھی اس حوالے سے کسی بھی قسم کی کوئی شکایت مرکز میں لانے کا کوئی حق حاصل نہیں ہوگا۔

رجب کے روزے کا ثواب

صحابی رسول ﷺ سیدنا انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک نہر ہے جسے رجب کہا جاتا ہے جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے جو کوئی رجب کا روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اسے اس نہر سے سیراب کرے گا۔ (شعب الایمان، ج۳،ص ۳۶۸، حدیث ۳۸۰۰)

☆ سیدنا ابو قلابہؓ فرماتے ہیں رجب کے روزہ داروں کے لئے جنت میں ایک محل ہے۔ (شعب الایمان، ج۳،ص ۳۶۸، حدیث ۳۸۰۲)

☆ حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ستائیس رجب کو مجھے نبوت عطا ہوئی جو اس دن کا روزہ رکھے اور افطار کے وقت دعا کرے تو یہ اس کے لئے دس برس کے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ ج۱۰، ۶۴۸)

☆ حضرت سلمان فارسیؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رجب میں ایک دن اور رات ہے جو اس دن روزہ رکھے اور رات کو قیام کرے تو گویا اس نے سو سال کے روزے رکھے۔ (شعب الایمان، ج۳،ص ۳۷۴، حدیث ۳۸۱۱) ☆☆☆☆☆☆

eLearning
by Minhaj-ul-Quran International

Online Courses

- Reading Quran
- Qiraat ul Quran
- Irfan ul Quran
- Translation Quran
- Aqaaid Course
- Fiqh Course
- Hadith Course
- Seerat ul Rasool
- Urdu Language
- Arabic Language
- Naat Course
- Hifz ul Quran

3 Days Trial

Qualified Staff
One to One Class
Nominal Fee

For Details:
www.eQuranClass.com
email: elearning@minhaj.org
Ph #: +92-42-35162211/WhatsApp, Viber, imo & Cell: +92-321-6428511

علم کی ترویج۔۔۔ قومی ترقی کا راز ہے

ڈاکٹر ابوالحسن الازہری

اس کائنات میں انسان اللہ کی نیابت اور خلافت کا اعزاز رکھتا ہے اور انسان کو باری تعالیٰ نے تمام مخلوقات میں اشرف اور افضل بنایا ہے اور احسن تقویم کا شرف عطا کیا ہے۔ اس کائنات میں انسان کی نیابت، خلافت اور فضیلت کی بنیاد، علم ہے۔ اس تصور پر یہ آیت کریمہ مہر تصدیق ثبت کرتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّهَا . (البقره، ۲: ۳۱)

''اور اللہ نے آدم (علیہ السلام) کو تمام (اشیاء کے) نام سکھا دیے''۔

آدم علیہ السلام کو ملائکہ اور جنات پر فضیلت، علم کی بنیاد پر عطا کی گئی۔ اسی علم کو انسان کا شرف بنایا گیا اور اسی علم کو انسان کے امتیاز کا سبب بنایا گیا اور یہی علم انسان کی خلافت الٰہی کی بنیاد بنا ہے اور یہی علم انسان کی ترقی کا ہر دور میں راز بنا ہے اور یہی علم انسان کی دنیوی ترقی اور معاشرتی بلندی اور قومی عظمت کی نشانی بنا ہے اور اسی علم نے انسان کو انفرادی سطح پر بھی ترقی دی ہے اور اسی علم نے انسان کو اجتماعی سطح پر بھی عظمت اور سربلندی دی ہے اور یہی علم ہر دور میں قوموں کی ترقی کا ایک راز مسلسل رہا ہے اور یہی علم عصر حاضر میں سائنس و ٹیکنالوجی کی بنیاد ہے۔ آج اقوام مغرب کی ترقی کا راز سائنس اور ٹیکنالوجی کا علم ہے۔ اسی علم کو حاصل کرنے کی اسلام نے اپنے ماننے والوں کو ہر دور میں ترغیب دی ہے۔ پہلی وحی قرآن ہی حصول علم کی ترغیب دیتی ہے۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ. خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ. اِقْرَاْ وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ. الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ. عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ. (العلق، ۹۶: ۱ تا ۵)

''(اے حبیب!) اپنے رب کے نام سے (آغاز کرتے ہوئے) پڑھیے جس نے (ہر چیز کو) پیدا فرمایا۔ اس نے انسان کو (رحمِ مادر میں) جونک کی طرح معلق وجود سے پیدا کیا۔ پڑھیے اور آپ کا رب بڑا ہی

کریم ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے (لکھنے پڑھنے کا) علم سکھایا۔ جس نے انسان کو (اس کے علاوہ بھی) وہ (کچھ) سکھا دیا جو وہ نہیں جانتا تھا''۔

رسول اللہ ﷺ نے امت کے ہر ہر فرد کے لئے تحصیل علم کو فرض قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

طلب العلم فریضة علی کل مسلم ومسلمة. ''علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے''۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

اطلبوا العلم من المهد الی اللحد. ''پنگھوڑے سے لے کر قبر تک علم حاصل کرو''۔

آیئے اب ہم قرآن حکیم کو آیات کی روشنی میں اس بات پر غور کرتے ہیں کہ قرآن کا تصور علم کیا ہے۔ قرآن کس چیز کو علم سے تعبیر کرتا ہے۔ کونسا عمل، قرآن کے نزدیک علم ٹھہرتا ہے۔ علم کی حقیقت کیا ہے اور علم کی ماھیت کیا ہے، علم کا وظیفہ کیا ہے، انسان کا کون سا قول علم کی بنیاد بنتا ہے اور انسان کا کون سا عمل، علم کی علامت بنتا ہے؟ سورہ الانعام میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْآ . (الانعام، ٦: ٩١)

''اور تمہیں وہ کچھ سکھایا گیا ہے جو تم نہ جانتے تھے''۔

اس آیت کریمہ کی رو سے علم نہ جانی ہوئی چیز کو جاننا ہے۔ علم کسی چیز کا ادراک کرنا ہے۔ علم کسی چیز کو پالینا ہے، علم کسی چیز کا فہم حاصل کرنا ہے۔ علم سیکھنے اور سکھانے کا نام ہے، علم یہ ہے کہ جو قول کہا جائے وہ سمجھ میں آئے تو وہ قولِ علم ہے۔ اس سلسلے میں سورۃ النساء میں باری تعالیٰ نے فرمایا:

حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَاتَقُوْلُوْنَ . (النساء، ۴:۴۳)

''یہاں تک کہ وہ بات سمجھنے لگو جو تم کہتے ہو''۔

گویا کوئی قال کا عمل کرے کوئی یقول کا وظیفہ اپنائے کوئی قُلْتُ اور اَقُوْلُ کی صورت میں بولے غرضیکہ قول کی جو بھی صورت ہو وہ سمجھ میں آئے تو علم ہے اور سمجھ وفہم میں نہ آئے تو وہ بس قول ہی ہے وہ علم نہیں۔ گویا قرآن کہہ رہا ہے تم وہ بات کہو جس میں علم ہو تمہارے کہنے سے لوگ جان جائیں تو وہ علم ہے اور جو کہا جائے مگر وہ علم نہ دے تو وہ محض کہنا ہی ہے۔ وہ علم نہیں ہے۔ علم وہی ہے جو سمجھ میں آئے۔ اس لئے سورہ بقرہ میں فرمایا:

مِنْ ۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ. (البقرہ، ٢: ٧٥)

''پھر اسے سمجھنے کے بعد (خود) بدل دیتے حالاں کہ وہ خوب جانتے تھے (کہ حقیقت کیا ہے اور وہ کیا

کر رہے ہیں)''۔

قرآن کہتا ہے کہ علم، حقیقت کو جاننا ہے۔علم حق کو پانا ہے۔قرآن کے نزدیک علم سچ کو جاننا ہے اور علم صداقت کو پہچاننا ہے۔علم انسان کا حق شناس ہونا ہے۔اس لئے سورہ البقرہ میں ارشادفرمایا:

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ. (البقرہ،۲:۴۲)

''اورحق کی آمیزش باطل کے ساتھ نہ کرو اور نہ ہی حق کو جان بوجھ کر چھپاؤ''۔

گویا اظہارحق کا نام علم ہے۔حقیقت کا انکشاف علم ہے۔حقانیت کا اظہارعلم ہے،حق کو باطل سے الگ کرنا اور باطل سے حق کا امتیاز کرنا،علم ہے۔اسی طرح دوسرے مقام پر ارشادفرمایا:

فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ. (البقرہ،۲:۲۶)

''وہ خوب جانتے ہیں کہ یہ مثال ان کے رب کی طرف سے حق ہے''۔

جب انسان علم کے ذریعے حق کو جان لیتا ہے تو پھر وہ تنازعات نہیں اٹھاتا وہ جھگڑے نہیں کرتا، وہ فساد نہیں مچاتا، وہ فتنہ بپا نہیں کرتا اور وہ ظلم نہیں کرتا۔ یہ ساری برائیاں نہ جاننے کی ہیں۔حقیقت علم سے لاتعلقی کی ہیں،علم نہ ہوتو انسان فساد مچاتا ہے اور فتنے کوفروغ دیتا ہے۔اس لئے سورہ آل عمران میں ارشادفرمایا:

فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ. (آل عمران،۳:۶۶)

''مگر ان باتوں میں کیوں تکرار کرتے ہو جن کا تمہیں سرے سے کوئی علم ہی نہیں ہے''۔

علم فتنے کو مٹاتا ہے اور جھگڑے کو سرد کرتا ہے اور تنازعات کا خاتمہ کرتا ہے۔علم وہ ہے جو انسان کی ضرورت کو پورا کرے۔ جو انسان کی حاجات کی تکمیل کرے۔علم وہ ہے جو انسانی مصالح کی حفاظت کرے۔علم وہ ہے جو انسان کے مفادات کا تحفظ کرے۔علم وہ ہے جو انسان کی بقا کا ساماں کرے۔علم وہ ہے جو انسان کی عزت اور عصمت کا تحفظ کرے۔علم وہ ہے جو انسان کو مشکلات کے بھنور سے نکالے۔علم وہ ہے جو انسان کی ضروریات کی تکمیل کرے۔اس لئے سورہ الاعراف میں ارشادفرمایا:

لِتُخْرِجُوْا مِنْهَآ اَهْلَهَا ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ. (الاعراف،۷:۱۲۳)

''تاکہ تم اس (ملک) سے اس کے (قبطی) باشندوں کو نکال کر لے جاؤ،سوتم عنقریب (اس کا انجام) جان لوگے''۔(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

علامہ ڈاکٹر محمد اقبال بطور ایڈووکیٹ

ظفر علی راجا

مفکر پاکستان شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبالؒ کا بچپن لڑکپن اور جوانی عام انسان کی طرح گزری۔ ان کو کامیابیوں کے حصول کیلئے بڑی محنت کرنا پڑی۔ وہ ناکامیوں سے مایوس نہیں ہوئے۔ ناکامیوں کو کامیابیوں کیلئے استعمال کیا۔ علامہ اقبال کی زندگی کا یہ پہلو نوجوان نسل کیلئے خصوصی طور پر مشعل راہ ہے۔ اقبال نے فقیر سید نجم الدین سے ایک مکالمے میں کہا تھا ’’میں نے ڈاکٹر بننے کی کوشش کی تھی مگر اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ اسکے بعد ای اے سی (کمشنری) کا امتحان پاس کیا لیکن میڈیکل ٹیسٹ میں آنکھ کی خرابی کی وجہ سے رہ گیا۔‘‘ عام تاثر یہ ہے کہ علامہ اقبال ایک ناکام وکیل تھے۔ یہ تاثر باقاعدہ ایک منصوبہ بندی سے پھیلایا گیا جسے سازش کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ ڈاکٹر اقبال وکالت کے شعبے میں کسی بھی شعبے کی طرح کامیاب رہے۔ ظفر علی راجا نے علامہ اقبال کی وکالت کو اپنی کتاب قانون دان اقبال میں موضوع بحث بنایا ہے اور وکالت کے حوالے سے علامہ کی زندگی کے وہ پہلو اجاگر کئے ہیں جو عوام الناس کی نظروں سے اب تک اوجھل تھے۔ اقبال 27 جولائی 1908ء کو لندن سے بیرسٹری کر کے لاہور پہنچے تو انکی وکالت کا دور شروع ہو گیا۔ اقبال کی پیشہ وارانہ زندگی کے ابتدائی دور کا ذکر کرتے ہوئے جسٹس جاوید اقبال لکھتے ہیں کہ ’’سال ڈیڑھ سال کے عرصہ میں معلّمی اور وکالت کے سلسلے میں اقبال کو اتنی تگ و دو کرنی پڑتی کہ ان کا سارا وقت اسی میں صرف ہو جاتا۔ تمام دن تدریسی مشاغل یا مقدمات کی پیروی میں گزرتا، شام کو موکلوں کی ملاقات کیلئے دفتر میں بیٹھنا پڑتا اور رات گئے تک اگلے روز کے مقدمات کی تیاری کرتے رہتے‘‘ ظاہر ہے کہ اتنی محنت وہ اپنی معاشی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے کرتے تھے۔

اسکے علاوہ نوابزادہ لیاقت علی خان کے خاندانی معاملات اور تقسیم جائیداد کے تنازع میں ریاست کرنال، نواب بہاولپور کی وائسرائے کے سامنے ایک درخواست کی پیروی کیلئے بمبئی، کچھ دیوانی مقدمات کی

پیروی کیلئے سرینگر (کشمیر) اور کچھ قانونی معاملات کے سلسلے میں لدھیانہ اور گجرات کے سفر بھی بیرسٹر اقبال نے اختیار کئے جبکہ دیگر مقدمات کے سلسلے میں پٹیالہ، پٹنہ، دہلی، لدھیانہ، گجرات گئے اور نواب ارشاد علی خان کے مقدمہ کی پیروی کیلئے اپریل 1922ء میں شملہ گئے۔ اقبال کے بارے میں ادبی، تحقیقی اور عوامی سطحوں پر ہمیشہ سے یہ تاثر غالب چلا آرہا ہے کہ اقبال کی وکالت برائے نام تھی اور انہوں نے وکالت کے پیشہ کو کبھی سنجیدگی سے نہیں لیا بلکہ ان کی زیادہ تر توجہ شاعری اور تعلیمی مشاغل تک محدود رہتی تھی۔ اس سلسلے میں جسٹس شادی لال کا وہ متعصّبانہ تبصرہ روایت کیا جاتا ہے جس میں شادی لال نے کہا تھا کہ وہ اقبال نام کے شاعر کو تو جانتا ہے لیکن اس نام کے وکیل کو نہیں جانتا۔ حیات اقبال پر لکھی گئی سینکڑوں کتب کو اٹھا کر دیکھیں تو کسی میں بھی مقدمات اقبال کے حوالے سے کوئی مختصر سی تحریر بھی دیکھنے کو نہیں ملتی۔ اس زاویے سے بھی ان لوگوں کی آراء کو تقویت ملتی ہے جن کا موقف یہ ہے کہ اقبال بیرسٹر تو تھے مگر وکالت کے حوالے سے محض ایک برائے نام وکیل تھے حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔

راقم الحروف (ظفر علی راجا) نے اس حوالے سے تحقیق کی تو اقبال کی وکالتی زندگی کی ایک ایسی تصویر اجاگر ہوئی جو اس سے قبل وقت کی دھول میں دبی ہوئی تھی۔ اقبال نے 1908ء کے اواخر میں وکالت کے پیشے میں قدم رکھا تھا۔ اس زمانے میں آل انڈیا رپورٹر، پنجاب لاء رپورٹر اور انڈین کیسز نامی تین بڑے قانونی رسالے شائع ہوتے تھے۔ قانونی رسائل کا خاصہ یہ ہوتا تھا کہ ان میں صرف ان مقدمات کے فیصلے شائع کئے جاتے تھے جن میں اعلیٰ عدلیہ کے جج صاحبان، اہم قانونی نکات پر فیصلہ جات صادر کیا کرتے تھے۔ راقم نے لاہور ہائیکورٹ کے لائبریری ریکارڈ سے ایک صدی قبل کے ان رسالوں کو تلاش کیا۔ جن میں سے اکثر خستہ حالت میں تھے اور کچھ کے صفحات الٹ پلٹ کے عمل میں آتے ہی دریدہ ہونے لگتے تھے۔ 1908ء سے 1934ء تک کے ان قانونی رسائل کے ورق ورق مطالعے کے نتیجے میں ایک سو چار ایسے فیصلہ جات دستیاب ہوئے جن میں بیرسٹر محمد اقبال کسی نہ کسی فریق کے وکیل کے طور پر پیش ہوئے تھے۔ وفات اقبال کے بعد گزشتہ پون صدی میں آبادی میں بے پناہ بڑھوتری اور ججوں کی تعداد میں کئی گنا اضافے کے باوجود اب بھی ایسے وکلاء کی تعداد خاصی محدود ہے جن کے ایک سو سے زائد مقدمات قانونی رسائل میں شائع ہو چکے ہوں۔ ان حقائق کی روشنی میں یہ کہنا کہ اقبال محض برائے نام وکالت کرتے تھے غلط فہمی اور لاعلمی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔

بیرسٹر اقبال کی وکیلانہ قابلیت بھی شک و شبہ سے بالاتر ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ اقبال کے مقدمات

سے متعلق ریکارڈ سے پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے پچاس فیصد سے زیادہ مقدمات میں کامیابی حاصل کی۔ یہ کامیابیاں انہوں نے اپنے وقت کے نامی گرامی وکلاء کے مقابلے میں حاصل کیں۔ ان قانون دانوں میں بیرسٹر سر محمد شفیع، بدرالدین قریشی، مسٹر محمد دین (بعد میں جسٹس)، بیرسٹر خواجہ ضیاء الدین، سید محسن شاہ (بعدازاں جسٹس)، گوکل چند، بھگت ایشو داس، مسٹر گنپت رائے، برج لال، شیخ عمر بخش، عزیز احمد، سر فضل حسین، بھگت رام پوری، کنور نارائن، رائے بہادر لالہ، فقیر چند، موتی ساگر (بعدازاں جسٹس)، بلونت رائے، لالہ کشن چند، نندلال، رائے بہادر لالہ کپور، رام بھاج دتہ، کالندہ رام، سردار تیجا سنگھ اور دیگر بہت سے بڑے نام ہیں۔

بیرسٹر اقبال کے برائے نام وکیل ہونے کے مفروضے کی تردید کیلئے انکی پیشہ ورانہ شہرت کی وسعت کا ثبوت بھی پیش کیا جا سکتا ہے۔ مقدمات اقبال کے دستیاب ریکارڈ سے ثابت ہوتا ہے کہ بطور وکیل ان کا نام ہندوستان کے ایک وسیع علاقے میں معتبر گردانا جاتا تھا اور دور دراز اضلاع کے موکلین اپنے مقدمات کی پیروی کیلئے اقبال کو اپنا وکیل مقرر کرتے تھے۔ دستیاب ریکارڈ کے مطابق ضلع لاہور اوراپنے آبائی ضلع سیالکوٹ کے علاوہ جن اضلاع کے موکلین نے اقبال کو چیف کورٹ میں اپنا وکیل مقرر کیا تھا ان میں ضلع سرگودھا، راولپنڈی، ملتان، انبالہ، جہلم، اٹک، شاہ پور، لدھیانہ، جالندھر، ہوشیار پور، کانگڑہ، حصار، گورداسپور، فیروزپور، منٹگمری (اب ساہیوال)، دہلی، گوجرانوالہ، مظفر گڑھ، لائل پور (اب فیصل آباد) گجرات اور کیمبل پور کے علاوہ ریاست کرنال اور ریاست جموں کشمیر کے موکلین شامل ہیں۔

کتاب قانون دان اقبال کے مصنف ظفر علی راجا کو اپنی اس تحقیق اور تلاش کے دوران بیرسٹر اقبال کے حوالے سے 103 شائع شدہ مقدمات تک رسائی ہوئی۔ بیرسٹر اقبال کے بارے میں یہ بات بھی غلط طور پر روایت کی جاتی ہے کہ وہ زیادہ تر فوجداری پریکٹس کیا کرتے تھے۔ اقبال کے جن ایک سو تین مقدمات کے ریکارڈ تک رسائی ہوئی ہے ان میں 95 فیصد سے زائد مقدمات کی نوعیت دیوانی قوانین سے تعلق رکھتی ہے۔

بیرسٹر اقبال کو جب ''خان صاحب'' سے کہیں برتر یعنی ''سر'' کا خطاب جو کہ خود چیف جسٹس شادی لعل کو حاصل تھا، عطا کرنے کا اعلان کیا گیا تو جسٹس شادی لال کی ناگواری میں مزید اضافہ ہوگیا۔ مولانا عبدالمجید سالک کا بیان ہے کہ اقبال کے حاسد حکام اعلیٰ کو اقبال سے بدظن کرنے میں ہمیشہ مصروف رہتے تھے لیکن نواب ذوالفقار علی خان ان تمام فتنہ انگیزیوں کے سد باب کیلئے سینہ سپر رہا کرتے تھے اور چاہتے تھے بیرسٹر اقبال عدالت عالیہ کے جج بن جائیں۔ جہاں تک اقبال کا تعلق ہے تو ریکارڈ سے ظاہر ہے کہ انہوں نے کبھی کسی خطاب کیلئے ازخود کوئی کوشش نہیں کی۔

ظاہر ہے کہ اقبال کی اتنی زبردست حکومتی اور عوامی پذیرائی پر جسٹس سر شادی لال تلملاتے رہے ہوں

گے اور خود سے اقبال کی بے رخی انکے دل پر نقش ملال بنی ہوئی ہو گی۔ یہی وہ پس منظر ہے کہ جب 1925ء میں لاہور ہائی کورٹ میں ایک خالی اسامی کیلئے اقبال کی بطور جج تعیناتی کی تحریک ہوئی تو چیف جسٹس سرشادی لعل نے اپنے دل کے پھپھولے پھوڑتے ہوئے یہ طنزیہ فقرہ کہا:

''ہم اقبال کو شاعر کی حیثیت سے جانتے ہیں قانون دان کی حیثیت سے نہیں''

جسٹس شادی لعل کا یہ کہنا کہ وہ اقبال نام کے کسی وکیل کو نہیں جانتے قانونی کتب میں ہائی کورٹ کے شائع شدہ فیصلہ جات کے ریکارڈ سے بھی جھوٹ ثابت ہوتا ہے۔ عدالت عالیہ کے شائع شدہ فیصلہ جات سے ظاہر ہوتا ہے کہ شادی لعل بطور مخالف وکیل بھی اقبال کے ساتھ ہائی کورٹ کے مقدمات میں پیش ہوئے اور پھر شادی لعل کے جج بن جانے کے بعد پندرہ ایسے مقدمات کی تفصیل بھی ملتی ہے جن میں بیرسٹر سر محمد اقبال نے جسٹس شادی لعل کی عدالت میں پیش ہو کر مقدمات کی پیروی کی۔ حقائق کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ بات یقین کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ جسٹس سر شادی لعل نے اقبال کی قانونی حیثیت سے یکسر نا آشنائی کی بات بدنیتی، حسد اور ذاتی ناپسندیدگی کی بنا پر کی تھی کیونکہ بیرسٹر محمد شفیع کے مقابلے میں اقبال سے سر شادی لعل کی ہمنوائی سے انکار کیا تھا۔ ایک طرف تو بحیثیت چیف جسٹس وہ لاہور بار کے ممتاز رکن بیرسٹر اقبال کو بلا کر خود انہیں ''خان صاحب'' کے خطاب کی پیشکش کرتے ہیں جبکہ دوسری طرف وہ انکی قانونی شناخت تک سے انکاری دکھائی دیتے ہیں۔

اس حوالے سے ایک اور واقعہ کا تذکرہ خالی از دلچسپی نہ ہو گا۔ اس واقعے نے بھی سر شادی لعل کے دل پر ضرور ایک انمٹ زخم لگایا ہو گا۔ یہ واقعہ اکتوبر 1933ء کا ہے جب چیف کورٹ لاہور کو ہائی کورٹ پنجاب میں تبدیل کیا گیا۔ وائسرائے ہند نئے ہائی کورٹ پنجاب کا افتتاح کرنے کیلئے بطور خاص لاہور آئے۔ اس موقع پر چیف جسٹس سر شادی لعل نے استقبالیہ تقریر کی۔ وائسرائے ہند نے جوابی تقریر میں دیگر باتوں کے علاوہ بیرسٹر اقبال کے بارے میں بھی تعریفی کلمات کہے۔ بیرسٹر اقبال کی تعریف پر سب حاضرین حیرت زدہ رہ گئے۔ چونکہ ایسے موقع پر وائسرائے ہند جیسی شخصیت سے ایسی تعریف کی توقع نہ تھی۔ اقبال نے مہاراجہ سر کشن پرشاد کے نام تحریر کردہ اپنے خط مورخہ 24 اکتوبر 1933ء کو خود اس واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ مہاراجہ کشن پرشاد ریاست حیدر آباد میں وزارت عظمی کے عہدہ جلیلہ پر فائز رہے۔ مہاراجہ کشن پرشاد اپنی تحریروں میں علامہ اقبال کو ہمیشہ بیرسٹر محمد اقبال لکھا اور بولا کرتے تھے۔ مہاراجہ کشن پرشاد نے علامہ اقبال کی قانون پر گرفت دیکھتے ہوئے ہی انہیں ریاست کی ہائی کورٹ میں جج لگانے کی کوشش کی تھی۔ ☆☆☆☆☆

اَلْکَرِیْمُ

وظیفہ برائے درستگی اخلاق و صفات: یَا کَرِیْمُ

یہ وظیفہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے ہاں اور مخلوق میں مکرم و معزز ہوجاتا ہے۔ اس کے ورد سے اللہ تعالیٰ بندے کے اخلاق کو سنوار کر اس کے اندر کرم، وفا اور عفو جیسی صفات ودیعت کرتا ہے۔

یہ اسم کسی کے نام کا حصہ ہو تو اس کے اندر سخاوت آجاتی ہے اور اس کے اسباب و احوال میں اس کی برکت ظاہر ہوتی ہے۔

اول و آخر 11،11 مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس کا ورد (100) مرتبہ روزانہ کریں۔

اس وظیفہ کو حسب ضرورت 11 دن، 40 دن یا اس سے بھی زیادہ عرصہ کیلئے جاری رکھ سکتے ہیں۔

اَلْجَلِیْلُ

وظیفہ برائے حصول حسن باطن و درستگی احوال: یَا جَلِیْلُ

اس وظیفہ کا معمول بنانے والے کو باطن کا حسن نصیب ہوتا ہے، مخلوق کے دلوں میں اس کیلئے عزت و تکریم ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اس بندے کے باطنی احوال و اوصاف کو سنوارتا ہے اور اس کے درجات بلند فرماتا ہے۔

اول و آخر 11،11 مرتبہ درود پڑھ کر اس کا ورد سو (100) مرتبہ روزانہ کریں۔

اس وظیفہ کو حسب ضرورت 11 دن، 40 دن یا اس سے بھی زیادہ عرصے کیلئے جاری رکھ سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

گلدستہ

مرتبہ: ملکہ صبا

چکن پیزا

میدہ	8 ٹی سپون
آئل	2 ٹی سپون
خمیر	1 ٹی سپون
چینی	1 ٹی سپون
نمک	1ٹی سپون
پسی رائی	1 ٹی سپون
ابلی ہوئی مرغی	1 کپ
آئل	4 کھانے کے چمچ
ٹماٹو کیچپ	4 کھانے کے چمچ
پانی	آدھا کپ

ترکیب

خمیر کو پانی میں ملائیں اور 10 منٹ کے لئے چھوڑ دیں پھر اس میں میدہ، نمک، چینی اور آئل ملاکر گوندھ لیں پھر روئی بیل کر نرم کپڑے سے ڈھانپ دیں حتی کہ پھول کر دوگنا ہوجائے اب مرغی میں تمام مصالحے ملادیں پھر تیل گرم کرکے مرغی کو تل لیں پھر کیچپ ڈال کر گاڑھا بھون لیں۔ پیزا ٹرے میں رکھیں۔ تھوڑی سی ٹماٹو کیچپ پھیلائیں آخر میں پنیر کے ٹکڑے اوپر پھیلادیں اوون میں تھوڑی دیر تک رکھیں عمدہ پیزا تیار ہے۔

گاجر کے فوائد

گاجر کے بے شمار فوائد ہیں۔ آنکھوں کے لئے گاجر بے حد مفید ہے یہ عام طور پر ہم جانتے ہیں لیکن کچھ فوائد ایسے ہیں جو عموماً لوگ نہیں جانتے۔

۱۔ دل اور ہاضمے کیلئے مفید

گاجر میں کیروٹینوئڈ شامل ہوتا ہے جس کے بارے میں مانا جاتا ہے کہ یہ دل کے امراض کو کم کرنے میں مدد کرتا ہے اس کے علاوہ گاجر فائبر کا بہترین ذریعہ ہے جو کولیسٹرول کو کم کرنے میں مدد کرتا ہے جبکہ ہاضمے کے لئے بھی ضروری ہے گاجر ڈائریا، قبض، پیچش جیسی بیماریوں سے بھی بچاتی ہے۔

۲۔ کینسر سے بچاؤ اور بڑھاپے کو روکنا

گاجر میں بڑی تعداد میں اینٹی اوکیسڈینٹل ہوتے ہیں جن سے خلیات کی عمر بڑھنے کا عمل سست ہوجاتا ہے۔ اینٹی اوکیسڈینٹل کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ کینسر سے بچانے میں بھی مدد فراہم کرتا ہے۔

۳۔ خون کی کمی کو دور کرنا

گاجر میں بڑی تعداد میں آئرن ہوتا ہے جس کے باعث اسے خون کی کمی کا شکار افراد کو تجویز کیا جاتا ہے۔

۴۔ جلد کیلئے بہترین

گاجر میں وٹامن اے ہوتا ہے جو جلد کی چمک کی ضمانت ہے۔ اس کے علاوہ گاجر سے بنے فیشل ماسک کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ فوری طور پر چہرے کی رنگت بہتر کرنے میں مدد کرتا ہے۔

ٹوٹکے

چیونٹیوں کا خاتمہ

اگر کسی جگہ ڈھیر ساری چیونٹیاں جمع ہوجاتی ہوں تو وہاں تھوڑی سی مقدار میں آٹا چھڑک دیں چیونٹیاں بھاگ جائیں گی۔

گوشت کی بو دور کرنے کا حل

گوشت میں اگر بومحسوس ہوتو ایک کھانے کا چمچ آٹے کی بھوسی چھڑک دیں اور دس منٹ بعد دھولیں۔

روٹی کونرم رکھنے کا آسان طریقہ

جب آٹا گوندھیں تو پانی اور نمک کے ساتھ دو کھانے کے چمچ کوکنگ آئل پانی میں شامل کرکے آٹا گوندھ لیں روٹی نرم ہوگی۔

آلو کالے ہونے سے بچائیں

آلو کاٹنے کے بعد تھوڑی سی پھٹکری ملے پانی میں ڈال کر دھولیا جائے تو پھر آلو سفید رہیں گے۔

کریم کھٹی ہونے سے بچائیں

کریم میں تھوڑی سی چینی ملا کر ٹھنڈی جگہ پر رکھیں کریم کافی ٹائم تک کھٹی نہیں ہوگی۔

بلڈ پریشر نارمل رکھنے کیلئے

روزانہ صبح لہسن کے دو جوئے اور ایک چمچ شہد کھانے سے بلڈ پریشر نارمل رہتا ہے۔

گرتے بالوں کومحفوظ رکھنے کیلئے

۱۔ ناریل کا تیل: سب سے پہلے یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ مالش گرتے بالوں کا بہترین علاج ہے کیونکہ یہ سر کی جلد میں خون کی گردش بڑھا کر بالوں کو تقویت پہنچاتی ہے۔ سر کے بالوں کی مالش کیلئے ناریل کا تیل استعمال کریں۔ یہ تیل سوکھے بالوں میں نمی پیدا کرکے انہیں گرنے سے روکتا ہے۔

۲۔ زیتون کا تیل: زیتون کا تیل اینٹی آکسیڈینٹس سے بھرپور ہوتا ہے جو بالوں کی بہترین نشوونما کیلئے نہایت ضروری ہے۔ لہذا زیتون کے تیل سے بالوں کی مالش کریں۔

دماغ کو تیز کرنے کیلئے

دانت صاف رکھنے سے منہ کی صحت برقرار رہتی ہے اور ساتھ ہی دماغ بھی ٹھیک رہتا ہے۔ سویڈش تحقیق میں بتایا گیا ہے کہ دانت صاف ہونے سے جسم کے بیکٹیریا نکلتے رہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

تحریک منہاج القرآن اور منہاج القرآن ویمن لیگ کی سرگرمیاں

قائد ڈے 2017ء کی تقریب (عروج فاطمہ)

بزم منہاج اور اردو سوسائٹی کے زیر اہتمام شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی 66 ویں سالگرہ کے موقع پر منہاج کالج برائے خواتین (لاہور) میں 19 فروری 2017ء بروز اتوار کو مصطفوی ہال میں قائد ڈے کی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ اس تقریب کے دو سیشن تھے۔ پہلے سیشن کی نقابت مومنہ ملک (نائب صدر اردو سوسائٹی) اور نائلہ شہزادی (سیکرٹری اردو سوسائٹی) نے کی۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جسکی سعادت ردا غلام حسین (فرسٹ ائیر) نے حاصل کی اور حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عقیدت کے پھول فاطمہ احمد (bs-ii) نے نچھاور کیئے۔ قائد ڈے کی مناسبت سے تحریکی نغمہ ادیبہ شہزادی اور اسکی ہمنوا نے پیش کیا۔

پہلے سیشن میں اردو سوسائٹی کے زیر اہتمام مقابلہ تقاریر ہوا جس میں درج ذیل طالبات نے شرکت کی۔

1۔ آمنہ اعظم 2۔ ام حبیبہ 3۔ بتول مشتاق 4۔ حفصہ طاہرہ

5۔ سعدیہ نورین 6۔ عائشہ سیف 7۔ نائلہ عدن 8۔ ہما لطیف

تقریری مقابلہ کا عنوان ''شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا فکری اعتدال'' تھا۔ اس تقریری مقابلہ کے درج ذیل اراکین جیوری تھے۔

☆ پروفیسر محمد اشرف چوہدری، ڈائریکٹر نظامت تربیت (تحریک) ☆ علامہ محمد علی، سینئر ریسرچ سکالر FMRI (مرکز)

☆ حافظ نیاز احمد، سابق پرنسپل تحفیظ القرآن انسٹی ٹیوٹ

اس تقریب کے مہمانان گرامی میں درج ذیل شخصیات تھیں۔

☆ محترمہ فضہ حسین قادری صاحبہ ☆ محترم خرم نواز گنڈا پور (ناظم اعلیٰ منہاج القرآن انٹرنیشنل)

☆ محترمہ افنان بابر (مرکزی ناظمہ ویمن لیگ) ☆ محترمہ مدثرہ بلوچ (ایڈمنسٹریٹر بیت الزہرہ)

تقریری مقابلہ کے دوران سامعین وسامعات کے ذوق کے لئے ہمدمی گروپ نے تحریکی ترانہ پیش کیا۔ تقریری مقابلہ کے بعد اراکین جیوری نے اظہار خیال کیا اور طالبات کی پوزیشنز کا اعلان کیا۔ پہلی پوزیشن حفصہ طاہرہ (bs -viii) دوسری پوزیشن بتول مشتاق (2nd year) اور تیسری پوزیشن سعدیہ نورین (bs -iv) نے حاصل کی۔ جبکہ نائلہ عدن (bs- ii) کو جیوری کی طرف سے حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کیش انعام دیا گیا۔ اس سیشن کے اختتام پر محترمہ ڈاکٹر ثمر فاطمہ (پرنسپل کالج ھذا) اور محترم خرم نواز گنڈا پور (ناظم اعلیٰ تحریک) نے اظہار خیال کیا۔ اسکے بعد محترم خرم نواز گنڈا پور، اراکین جیوری اور کالج ھذا کے میل سٹاف نے مل کر شیخ الاسلام مدظلہ العالی کی سالگرہ کا کیک کاٹا۔ کیک کاٹنے کے بعد اراکین جیوری کو بزم منہاج اور ویلفیئر سوسائٹی کی

طرف سے محترمہ ڈاکٹر ثمر فاطمہ، محترم پروفیسر محمد افضل کانجو اور محترم خرم نواز گنڈا پور نے تحائف پیش کیے۔

اسکے بعد تقریب سالگرہ کے دوسرے سیشن کا آغاز ہوا جس میں نقابت کے فرائض اقراء مبین (صدر اسلامک سوسائٹی) اور سمعیہ اسلام (صدر بزم منہاج) نے سر انجام دیئے۔ قائد محترم سے عقیدت کا اظہار بصورت ترنم ہاشمی گروپ نے کیا۔ عربی سوسائٹی کی نمائندگی کرتے ہوئے ام حبیبہ رضا (الشہادۃ العالمیہ) نے شیخ الاسلام مدظلہ کی خدمات کو احسن انداز میں پیش کیا۔ شیخ الاسلام بطور سفیر امن بصورت ترنم غوثیہ گروپ نے پیش کیا۔ انگلش سوسائٹی کی نمائندگی کرتے ہوئے عندلیب شریف (2nd year) نے انگریزی زبان میں قائد انقلاب کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ جبکہ تحت اللفظ عائشہ اسلم (bs-iv) نے اپنے قائد کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اسکے بعد شیخ الاسلام سے اپنی والہانہ محبت کا اظہار اویسی گروپ نے بصورت ترنم کیا۔ آخر میں تحت اللفظ سعدیہ امین (bs-viii) نے اپنا لکھا ہوا کلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی نذر کیا۔ اس سیشن کے اختتام پر بزم منہاج (2016-2017ء) اور اسکی ذیلی سوسائٹیز اور خدیجہ ہاسٹل کی حلف برداری کی تقریب ہوئی اور محترمہ عارفہ طارق (کوآرڈینیٹر بی ایس پروگرام) نے حلف لیا۔ حلف برداری کے بعد محترمہ فضہ حسین قادری نے دیگر مہمانوں کے ساتھ تمام کلاسز کی ٹیبل ڈیکوریشن کو ملاحظہ کرتے ہوئے ہر کلاس کا کیک کاٹا۔ پروگرام کے اس مرحلہ کے بعد محترمہ فضہ حسین قادری نے سالگرہ کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے ٹیبل ڈیکوریشن مقابلہ میں مختلف پوزیشن حاصل کرنے والی کلاسز کے نام اناؤنس کئے جو کہ درج ذیل تھیں۔

اول پوزیشن الشہادۃ العالمیہ اور ایم فل　　دوم پوزیشن سیکنڈ ائیر　　سوم پوزیشن بی ایس viii

اسکے ساتھ ہی انہوں نے کالج کی طالبات کی نمائندہ کرتے ہوئے قبلہ ہاؤس کیلئے ہینڈمیڈ کارڈ تیار کرنے والی طالبہ عائشہ صدیقہ (bs ii) سے ملاقات کی۔ پروگرام کا آخری حصہ تقسیم انعامات پر مشتمل تھا جس میں

1۔ مقابلہ تقاریر بسلسلہ قائد ڈے میں اول، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والی طالبات کو انعام دئے گئے۔

2۔ شریعہ کالج (COSIS) کل پاکستان بین الکلیاتی مقابلہ جات میں پوزیشنز حاصل کرنے والی درج ذیل طالبات کو کالج ھذا کی طرف سے کیش انعام دیا گیا۔

☆ ادیبہ شہزادی (bs- iv) فرسٹ پوزیشن، اردو مباحثہ ☆ حدیقہ بتول (bs- ii) سیکنڈ پوزیشن، عربی تقریر

☆ شاہین سرور (bs- iv) تھرڈ پوزیشن، اردو مضمون

3۔ آخر میں کالج ھذا میں حدیث شریف کے مضمون کے استاد محترم علامہ نورالزمان نوری کی طرف سے ٹاپ کرنے والی طالبات کے لئے انعام دیئے گئے۔

☆ ارم عزیز　　الشہادۃ العالمیہ (سال دوم)　　☆ سعدیہ امین　　الشہادۃ العالمیہ (سال اول)

☆ صباء غفور　　الشہادۃ العالمیہ (سال اول)

قائد ڈے تقریبات منہاج القرآن ویمن لیگ لاہور

منہاج القرآن ویمن لیگ لاہور نے ہر PP اور ہر UC اور ہر PP میں پچاس گھروں کو قائد ڈے تقریبات کے منعقد کرنے کا پیغام دیا۔ جس میں سے PP-25 میں بڑے لیول پر اور UC-45 میں قائد ڈے تقریبات منعقد کی گئیں اور ان تقریبات میں مرد و خواتین نے بھرپور شرکت کی۔ اس کے علاوہ فیملی لیول پر بھی لاتعداد فیملیز نے اپنے گھروں میں قائد ڈے منایا اور بچوں میں بھی قائد ڈے تقریبات مختلف مقامات پر بھرپور جوش و جذبے سے منائی گئیں۔

بانو قدسیہ کی یاد میں تعزیتی ریفرنس

منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیراہتمام معروف مصنفہ، افسانہ نگار اور ادیبہ بانو قدسیہ کی یاد میں دعائیہ تقریب کا انعقاد 6 فروری 2017ء کو مرکزی سیکرٹریٹ ماڈل ٹاؤن میں ہوا۔ دعائیہ تقریب کا آغاز تلاوت و نعت سے ہوا، جس کے بعد عوامی تحریک ویمن ونگ کی مرکزی رہنما افنان بابر، زینب ارشد، عائشہ مبشر، اقرا یوسف جامی اور کلثوم قمر نے تعزیتی ریفرنس سے خطاب کیا۔ اس موقع پر مقررین نے بانو قدسیہ کی اردو ادب کیلئے گرانقدر خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔

منہاج القرآن ویمن لیگ کی مرکزی صدر محترمہ فرح ناز نے دعائیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ بانو قدسیہ اردو ادب کے آسمان کا ایک درخشاں ستارہ ہیں۔ انہوں نے اردو ادب کو جو علم و حکمت کا خزانہ دیا وہ کبھی ختم نہ ہوگا۔ انہوں نے اپنے قلم سے جس باوقار طریقے سے اپنی فکر کو پروان چڑھایا اسکی مثال ملنا بہت مشکل ہے۔ انہوں نے کہا کہ بانو قدسیہ تو چلی گئیں لیکن ہمارے پاس اپنے الفاظ میں سمٹی حکمت، دانائی اور اپنی لازوال یادیں چھوڑ گئیں۔ پاکستان ہی نہیں دنیا بھر کی خواتین کو بانو قدسیہ پر فخر ہے۔

محترمہ فرح ناز نے کہا کہ بانو قدسیہ نے ہمیشہ اپنی تحریروں میں سچ اور مظلومیت کی وکالت کی۔ بانو قدسیہ کے انتقال سے افسانوی ادب یتیم ہوگیا ہے، اردو ادب میں بانو قدسیہ کا منفرد مقام تھا اور رہتی دنیا تک رہے گا۔ انکی تحریروں میں انفرادیت اور الفاظ میں وہ مٹھاس تھی کہ پڑھنے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ تقریب کے آخر میں بانو قدسیہ کے درجات کی بلندی کیلئے فاتحہ خوانی بھی کی گئی۔

جہلم: قائد ڈے پر منہاج ویمن لیگ کی جہیز دینے کی تقریب

منہاج القرآن ویمن لیگ جہلم نے اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے امسال بھی قائد ڈے کی شاندار تقریبات کا آغاز یونین کونسل چک جمال کی مستحق بچی کو ایک لاکھ روپے سے زائد مالیت کا جہیز دے کر کیا۔ جہیز میں فرنیچر، مکمل سیٹ، برتن اور کپڑے وغیرہ شامل تھے۔ جہیز دینے کی اس تقریب میں منہاج القرآن ویمن لیگ تحصیل جہلم کی عہدیداران شریک تھیں۔ تقریب میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 66 ویں

سالگرہ کا کیک بھی کاٹا گیا اور ان کی درازی عمر کے لیے دعا کی گئی۔

شیخ الاسلام کی 66 ویں سالگرہ پر منہاج علماء کونسل کی 'تحدیث نعمت کانفرنس'

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 66 وین سالگرہ کے سلسلہ میں منہاج القرآن علماء کونسل کے زیراہتمام 23 فروری 2017ء کو جامعہ ام اشرف جمال یوحنا آباد لاہور میں 'تحدیث نعمت کانفرنس' کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کی صدارت حضرت پیر خواجہ غلام قطب الدین فریدی سجادہ نشین آستانہ عالیہ گڑھی شریف و مرکزی صدر نیشنل مشائخ کونسل پاکستان نے کی جبکہ محترم پیر عاشق اللہ سیفی (زیب سجادہ آستانہ عالیہ فقیر آباد شریف)، محترم علامہ مفتی جاوید نوری (صدر جمعیت علمائے پاکستان نورانی لاہور) اور محترم پیر اختر رسول قادری (نائب صدر جمعیت علماء پاکستان نیازی) مہمانانِ خصوصی تھے جبکہ علامہ سید فرحت حسین شاہ (نائب ناظم اعلیٰ تحریک منہاج القرآن)، علامہ الحاج امداد اللہ خان قادری (مرکزی صدر منہاج القرآن علماء کونسل پاکستان)، پروفیسر صاحبزادہ محمد حسین آزاد الازہری (مرکزی ناظم رابطہ علماء و مشائخ منہاج القرآن)، علامہ ڈاکٹر مسعود احمد مجاہد (انچارج ایم فل و پی ایچ ڈی پروگرام منہاج یونیورسٹی) کے علاوہ علامہ محمد عثمان سیالوی، علامہ غلام اصغر صدیقی، علامہ رفیق رندھاوا، علامہ خلیل حنفی سٹیج پر جلوہ افروز تھے جبکہ نقابت کے فرائض مرکزی ناظم علماء کونسل محترم علامہ میر محمد آصف اکبر قادری نے بخوبی انجام دیئے۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت پیر خواجہ غلام قطب الدین فریدی نے کہا کہ شیخ الاسلام کی شخصیت ایک ایسی لائبریری کی مانند ہے جس کے کسی بھی گوشے کو کماحقہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ یہ پوری امت مسلمہ کیلئے عظیم انعام ہے۔ہمیں ان کی قدر کرنی چاہیے۔تنگ نظری اور انتہاء پسندی کے خلاف شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے دلیل کی طاقت سے فتح حاصل کی ہے۔ان کی فکر کو فروغ دینا علماء کی ذمہ داری ہے کیونکہ شیخ الاسلام کسی ذات کا نہیں اسلام کی حقیقی فکر کا دوسرا نام ہے۔

علامہ مفتی جاوید نوری نے اظہارِ خیال کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے نظریات منافقانہ، ظالمانہ اور فاسدانہ ذہنیت کے لوگوں کے لیے تلوار ہیں۔ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے امت مسلمہ کے وکیل ہونے کا حق ادا کر دیا ہے۔تحریک منہاج القرآن نے پوری دنیا میں قرآن و سنت کے علوم کو عام کیا اور دین اسلام کی حقیقی تعلیمات کے فروغ پر محنت کی ہے۔

مرکزی صدر علماء کونسل علامہ امداد اللہ خاں قادری نے کہا کہ یہ ملک دہشتگردی کی لپیٹ میں ہے۔ استحکام پاکستان کیلئے آج علماء کو تحریک پاکستان والا کردار دہرانا ہوگا۔ حجروں اور خانقاہوں سے نکل کر رسم شبیر ادا کرنا ہوگی۔ اختلافات کو زحمت بنانے کی بجائے مشترکات پر اکٹھے ہونا ہوگا۔ اندھے فتوؤں کی لاٹھی توڑ کر تحقیق کا رویہ اختیار کرنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ علماء کا فریضہ معاشرے میں مثبت اور تعمیری قدروں کو فروغ دینا ہے۔

نائب ناظم اعلیٰ منہاج القرآن علامہ سید فرحت حسین شاہ نے کہا کہ آج انفرادی اور اجتماعی سطح پر کلی

بگاڑ ہمارا منہ چڑا رہا ہے اور پاکستان کی کشتی مفاد پرستوں اور طاقتوروں کے تھپیڑوں کے سپرد ہے۔ نااہل حکمران ملک کو ایسے مقام پر لے آئے ہیں جہاں اس کی سالمیت اور خودمختار کو بھی شدید خطرات لاحق ہو چکے ہیں۔ بیرونی مداخلت، فرقہ پرستی، تنگ نظری اور عدم برداشت کے رویے ملک میں محبِّ وطن، دیانت دار، وفادار قیادت کو آگے لائے بغیر ختم نہ ہوسکیں گے۔ ہر فرد کو مثبت تبدیلی کیلئے ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی آواز پر لبیک کہنے کا عزم کرنا ہوگا اور ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا دست و بازو بن کر ہم مصطفوی انقلاب کا خواب شرمندہ تعبیر کر سکتے ہیں۔

مرکزی ناظم رابطہ علماء و مشائخ منہاج القرآن علامہ صاحبزادہ محمد حسین آزاد الازہری نے کہا ہے کہ انہوں نے شیخ الاسلام مدظلہ کے تفسیری تفردات و امتیازات پر منہاج یونیورسٹی سے ایم فل کیا ہے اور اب وہ عصر حاضر کے جدید مسائل پر پی ایچ ڈی کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شیخ الاسلام مدظلہ نے قدیم اور جدید علوم کو اکٹھا کر کے اس کے حسین امتزاج سے بہترین سکالر پیدا کئے ہیں جو پوری دنیا میں احیاء دین کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا علماء کا فریضہ معاشرے میں مثبت اور تعمیری قدروں کو فروغ دینا ہے۔ تحقیق اور ریسرچ کے عمل سے اعلیٰ کردار جنم لیتا ہے۔ جبکہ اسلاف کے اعلیٰ کردار سے روگردانی اور کشکول گدائی ہماری پہچان بن چکی ہے۔ علماء پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ معاشرے کی اصلاح کیلئے کردار ادا کریں، علم وعمل کا پیکر بنیں۔ شیخ الاسلام کے علمی ورثہ کے امین بن کر اس کے فروغ کا باعث بنیں اور تحقیق کے عمل کو جاری رکھتے ہوئے دینی اور دنیاوی علوم میں مہارت حاصل کریں۔

مرکزی ناظم منہاج القرآن علماء کونسل علامہ میر محمد آصف اکبر نے کہا ہے کہ تحریک منہاج القرآن نے درس نظامی کے نصاب کو اپ ڈیٹ کر دیا ہے اور اسے معاشرے کے جدید رجحانات میں ڈھال دیا ہے۔ نیا نصاب ترتیب دیتے ہوئے تقلید کے ساتھ اجتہادی اپروچ کو بھی ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔ آج پاکستان بھر کے دینی مدارس کیلئے درس نظامی کا نصاب ازسرنو مرتب کر کے اسے پڑھانے کا آغاز بھی کر دیا گیا ہے۔ یہ وہ قرض تھا جسے ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ادا کر کے اپنا دینی فریضہ پورا کیا ہے۔

قائد ڈے 2017ء پر منہاجینز کی محفل سماع و دعائیہ تقریب

عالمی سفیر امن شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 66 ویں سالگرہ پر 19 فروری 2017ء کو منہاجینز کے زیراہتمام ''محفل سماع و دعائیہ تقریب'' مرکزی سیکرٹریٹ میں منعقد ہوئی۔ عالمی شہرت یافتہ قوال شیر علی، مہر علی اور ہمنواؤں نے محفل سماع میں اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، صاحبزادہ حماد مصطفیٰ المدنی اور صاحبزادہ احمد مصطفیٰ العربی نے بذریعہ ویڈیو لنک کینیڈا سے پروگرام میں خصوصی شرکت کی جبکہ چیئرمین سپریم کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور صدر منہاج القرآن ڈاکٹر حسین محی الدین قادری پروگرام کی صدارت کر رہے تھے۔ دعائیہ تقریب میں پیر طریقت حضرت خواجہ غلام قطب الدین فریدی (مرکزی صدر نیشنل مشائخ کونسل پاکستان)،

حضرت پیر سید معصوم حسین نقوی (مرکزی صدر جمیعت علماء پاکستان (نیازی گروپ)، محترم صوفی خاکسار احمد اور جمعیت علما پاکستان نیازی گروپ کے سینئر نائب صدر محترم پیر اختر رسول قادری مہمانان خصوصی تھے۔

مرکزی امیر تحریک حضرت صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن درانی، ناظم اعلیٰ محترم خرم نواز گنڈاپور، حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی، مربی گوشہ درود سید مشرف شاہ، صدر منہاجینز ڈاکٹر نعیم انور نعمانی، ناظم سیکرٹریٹ جواد حامد اور دیگر مرکزی قائدین بھی اسٹیج پر موجود تھے۔ محفل میں لاہور اور گردونواح سے خواتین و حضرات کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

مرکزی سیکرٹریٹ میں دعائیہ تقریب کا آغاز شب 9 بجے ہوا، اس موقع پر تلاوت قرآن مجید کے بعد نعت خوانی بھی ہوئی۔ محفل سماع کا باقاعدہ آغاز 10 بجے ہوا، اس موقع پر شیر علی اور مہر علی نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ انتہائی خوبصورت انداز میں قوالیاں پیش کیں۔ انہوں نے حضرت خواجہ غلام فریدؒ کے کلام بھی پڑھے۔ بعدازاں انہوں نے منقبت ''پکارو شاہ جیلاں کو پکارو'' اور برصغیر میں صوفی وقت امیر خسرو کا فارسی نعتیہ کلام ''نمی دانم چہ منزل بود، شب جائے کہ من بودم'' اپنے مخصوص انداز میں پیش کیا۔

محفل سماع کے بعد منہاجینز فورم کی طرف سے ناظم سیکرٹریٹ جواد حامد نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ قائد ڈے ہمارے لیے اور پوری دنیا میں کارکنان و وابستگان کے لیے تجدید عہد کا دن ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی سالگرہ پر دنیا بھر میں روایتی تحریکی جوش و خروش اور انتہائی پروقار انداز میں قائد ڈے تقریبات منائی جاتی ہیں، تاہم ملک میں خودکش حملوں اور دہشت گردی کی لہر کی وجہ سے ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی سالگرہ کی تقریبات کو دعائیہ تقریبات میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ آج ہم تحریک کے ساتھ اپنے اخلاص کے ساتھ وابستگی کی تجدید کر رہے ہیں۔ ہم اس دن کی مناسبت سے بھی عہد کرتے ہیں کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے شہداء کے انصاف کے لیے ہماری ہر محاذ پر جدوجہد جاری رہے گی۔

محفل سماع میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی سالگرہ کی خوشی میں شرکاء کو 3 عمرہ کے ٹکٹ بذریعہ قرعہ اندازی دیئے گئے۔ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے خود قرعہ اندازی کی، جن میں شریعہ کالج کے اسٹاف وطلباء، مرکزی سیکرٹریٹ کے اسٹاف اور نائب ناظمین و ناظمین کی الگ الگ کیٹیگری شامل تھی۔ ناظمین کی کیٹیگری میں عمرہ کے ٹکٹ کا قرعہ ناظم اعلیٰ خرم نواز گنڈاپور کے نام نکلا۔ اس موقع پر عمرہ ٹکٹ حاصل کرنے والے تمام خوش نصیبوں کو مبارکباد بھی دی گئی۔

آخر میں ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی 66 ویں سالگرہ کا کیک کاٹا گیا، جس کے بعد حضرت پیر خواجہ غلام قطب الدین فریدی نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی درازی عمر وصحت وسلامتی اور ملک پاکستان کے تحفظ وسلامتی کیلئے خصوصی دعا کروائی۔

فیصل آباد: منہاج القرآن ویمن لیگ کا ورکرز کنونشن

منہاج القرآن ویمن لیگ فیصل آباد کے زیراہتمام ورکرز کنونشن کا انعقاد کیا گیا، جس میں منہاج القرآن ویمن لیگ کی مرکزی ناظمہ افنان بابر، ناظمہ کے پی کے عائشہ مبشر نے خصوصی شرکت کی۔ اس موقع پر فرحت دلبر قادری، فاطمہ سجاد، نوشابہ ضیاء، قمر النساء خاکی، مسز رانا غضنفر، سبین کاشف، تسنیم افضال، رضوانہ جسپال، حنا دلبر موجود تھیں۔ کنونشن کا آغاز تلاوت کلام مجید سے ہوا جس کے بعد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ صلوٰۃ وسلام اور گلہائے عقیدت نچھاور کیے گئے۔

منہاج القرآن ویمن لیگ کی مرکزی ناظمہ افنان بابر نے ورکرز سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قدرتی وسائل، باصلاحیت افرادی قوت اور کرشماتی نعمتوں کی کثرت کے باوجود ملک بھوکا، پیاسا اور اندھیروں میں ڈوبا ہوا ہے، اس کی سب سے بڑی وجہ خواتین کو ترقی کے دھارے سے باہر رکھنا ہے۔ خواتین کے حقوق کا اصل دشمن موجودہ استحصالی اور فرسودہ نظام سیاست و اقتدار ہے۔ اسلام نے عورت کو ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کے روپ میں ایک اچھوتا اور مقدس رشتہ عطا کیا ہے تاکہ عورت معاشرے میں تخریب کی بجائے تعمیر و اصلاح کا فریضہ سرانجام دے سکے۔ عورت کو چاہیے کہ شرم وحیاء کا پیکر بن کر تعلیمی، معاشی، اقتصادی اور معاشرتی میدان میں مردوں کا ہاتھ بٹائے تاکہ معاشرے کی ترقی میں فعال کردار ادا کر سکے۔ معاشرے میں خواتین کے تقدس کی بحالی کیلئے مؤثر اور فوری اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

کنونشن سے ناظمہ کے پی کے عائشہ مبشر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ 29 سال قبل شروع ہونے والی خواتین کی تحریک آج خواتین کے حقوق کی سب سے بڑی اور مؤثر تحریک بن چکی ہے، خواتین ملک میں پرامن انقلاب اور حقیقی تبدیلی کیلئے کوشاں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کی شہید بیٹیاں انصاف کی منتظر ہیں۔ طاقت ور کمزوروں کا استحصال کر کے اللہ کے غضب کو دعوت نہ دیں، قانون کمزوروں کو انصاف دلوانے کے معاملے میں اندھا کیوں ہے؟ ہم نے ریاستی درندگی کا جرات مندانہ سامنا کیا، اپنی بہنوں، بھائیوں اور بزرگوں کے بہنے والے خون کو بھولے نہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے قائد ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے حکم کے منتظر ہیں جیسے ہی انہوں نے ظلم کے خاتمے اور انصاف کے بول بالا کیلئے سڑکوں پر آنے کا حکم دیا تو ایک لمحہ ضائع کیے بغیر ان ظالم اور جابر حکمرانوں کے خلاف سڑکوں پر ہونگی۔ ہمارے حوصلے پہلے سے زیادہ بلند ہیں کیونکہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کبھی بھی دنیاوی مفادات کیلئے لانگ مارچ کی کال نہیں دی، ہماری منزل ظالمانہ نظام کا خاتمہ ہے اس کیلئے نہ پہلے کسی قربانی سے دریغ کیا نہ آئندہ کرینگی۔

ہری پور: منہاج ویمن لیگ کی تنظیمی و تربیتی ورکشاپ

منہاج القرآن ویمن لیگ ہری پور کے زیراہتمام 23 فروری 2017ء کو منہاج اسلامک سنٹر ہریپور میں تنظیمی و تربیتی ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ ورکشاپ میں منہاج القرآن ویمن لیگ کی مرکزی ناظمہ افنان بابر، خیبر پختونخواہ زون کی ناظمہ عائشہ مبشر، ہریپور کی ضلعی صدر رابعہ مرسلین، ناظمہ عاتکہ قادری، حلقہ PK 50 کی صدر صالحہ راجہ، حلقہ PK 51 کی صدر ماجدہ خالد، ام کلثوم، رابعہ شکیل، فاطمہ ملک، اقصیٰ خالد اور اقراء شوکت سمیت منہاج القرآن ویمن لیگ کی کارکنان نے شرکت کی۔

ورکشاپ کا آغاز تلاوت و نعت سے ہوا۔ تربیتی ورکشاپ سے گفتگو کرتے ہوئے افنان بابر نے 2017ء کا ورکنگ پلان پر تفصیلی بریفنگ دی اور منہاج القرآن ویمن لیگ کے کام کو مؤثر بنانے کے لئے ماہانہ Activities متعارف کروائیں۔ عائشہ مبشر نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی مذہبی و سیاسی خدمات کا تعارف پیش کیا۔ ورکشاپ کے اختتام پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی 66 ویں سالگرہ کا کیک کاٹا گیا، اور ان کی صحت و درازی عمر اور پاکستان و عالم سلام کی سلامتی کے لیے دعا کی گئی۔

فیصل آباد: منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیراہتمام سیمینار ’خواتین کے حقوق‘

منہاج القرآن ویمن لیگ کے زیراہتمام ’خواتین کے حقوق‘ کے عنوان سے سیمینار منعقد ہوا۔ سیمینار سے ضلعی رہنما روبینہ خاکی، فرحت دلبر، قمرالنساء خاکی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خواتین کو بااختیار بنانے کیلئے ہر سال زبانی جمع خرچ ہوتا ہے۔ پنجاب میں خواتین کو پولیس اور سرکاری اداروں سے سب سے زیادہ تحفظ کی ضرورت ہے۔ پنجاب میں گزشتہ سال 12 ہزار واقعات میں پولیس نے چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کیا۔ پنجاب پولیس ہٹلر کی فورس میں تبدیل ہو چکی ہے اس کا کام صرف حکمرانوں کے اشارے پر سیاسی مخالفین کو ٹھکانے لگانا رہ گیا۔ 17 جون 2014ء کے دن پولیس نے تحریک منہاج القرآن کی ممبرز تنزیلہ امجد اور شازیہ سمیت 14 افراد کو گولیاں مار کر شہید کر دیا اوراڑھائی سال ہوگئے، ابھی تک ان شہید خواتین اور شہداء کو انصاف نہیں ملا۔ ہم آج سیمینار میں پنجاب کے نام نہاد خادم اعلیٰ سے سوال کرتی ہیں کہ ہماری دو بہنوں اور بھائیوں کو کس جرم کی پاداش میں خون میں نہلایا گیا؟ اور ان کے قاتلوں کو سزا کیوں نہیں ملی؟ پنجاب کے حکمران کس امپاورمنٹ اور خواتین کے حقوق کی بات کرتے ہیں۔ یہ تو خود خواتین کے حقوق کے قاتل اور آئین و قانون کو توڑنے والے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں صرف ایک لیڈر ایسا ہے جو خواتین سمیت سوسائٹی کے پسے ہوئے طبقات کے مسائل کو سمجھتا ہے اور انہیں ان کے آئینی حقوق دلوا سکتا ہے اس کا نام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کو تعلیم، علاج، روزگار اور سماجی انصاف چاہیے جو نہیں مل رہا۔ انہوں نے کہا کہ ہر سال ہزاروں خواتین میٹرنٹی سہولیات نہ ہونے کے باعث موت کے منہ میں چلی جاتی ہیں۔ ہسپتالوں میں علاج کے نام پر خواتین کی ناموس پامال ہوتی ہے۔☆☆☆☆

بیت الزہرہ میں قائد ڈے تقریب کا شاندار اہتمام

منہاج القرآن ویمن لیگ (فیصل آباد) کے زیراہتمام ورکرز کنونشن

منہاج القرآن ویمن لیگ (ہری پور) کے تحت تربیتی و تنظیمی ورکشاپ

بزم منہاج کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز کے زیراہتمام قائد ڈے کے موقع پر ہفتۂ تقریبات

Monthly
DUKHTARAN-E-ISLAM
APRIL-2017
LAHORE
Regd CPL No.45

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

کی اسلام کے علمی و عملی، اخلاقی، روحانی، تعلیمی، معاشی، اقتصادی، سائنسی، فقہی، قانونی، انقلابی، فکری اور عصری

موضوعات پر **550** سے زائد کتب

ایسا انسائیکلوپیڈیا جو دلوں کی ویران بستیاں آباد کرنے کے ساتھ ساتھ
ذہنِ جدید میں پیدا ہونے والے اشکالات کے مدلل جواب دیتا ہے
اور اصلاحِ اَحوال و اِحیائے اُمت کی ضمانت فراہم کرتا ہے